Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 61
شمارہ 19

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

18 جمادی الثانی 1433 ہجری قمری۔ 10 ہجرت 1391 ہش 10 مئی 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست کے اظلال ہیں
نماز میں لذّت اور سُرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں، مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وُہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ اُن کی رُوح مُردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنے وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی رُوح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اُس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دُور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور رُوح وہ دُعا ہے جو ایک لذّت اور سرُور اپنے اندر رکھتی ہے۔

ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آدابِ خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے۔ اور سجدہ کمال آدب اور کمال تذلّل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طُرُق ہیں جو خدائے تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر اُن کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقّال کی طرح نقلیں اُتاری جاویں اور اُسے ایک بار گراں سمجھ کر اُتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتاؤ اس میں کیا لذّت اور حظّ آ سکتا ہے؟ اور جب تک لذّت اور سرور نہ آئے اُس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی۔ اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلّل تام ہو کر آستانہ الوُہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے رُوح بھی بولے۔ اس وقت ایک سُرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

میں اس کو اور کھول کر لکھنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کر کے انسان ہوتا ہے یعنی کہاں نطفہ بلکہ اس سے بھی پہلے نطفہ کے اجزاء یعنی مختلف قسم کی اغذیہّ اور اُن کی ساخت اور بناوٹ۔ پھر نطفہ کے بعد مختلف مدارج کے بعد بچہّ پھر جوان، بوڑھا۔ غرض ان تمام عالموں میں جو اس پر مختلف اوقات میں گزرے ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھنچا رہے تو بھی وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ ربوبیت کے مدِّ مقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے۔

غرض مدّعا یہ ہے کہ نماز میں لذّت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضہ ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتو اس پر نہیں پڑتا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذّت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظّ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی رُوح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اُسے انقطاع تام ہو جاتا ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتّصال کے وقت ان دو جوشوں سے، جو اُوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے، ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منوّر شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار وخس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں، آگاہ کر کے بچاتی ہے اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:۴۶) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اُس کے ہاتھ میں، نہیں اُس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے اور یہ درجہ کامل تذلّل، کامل نیستی اور فروتنی اور پُوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا خیال اُسے کیونکر آ سکتا ہے اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اُٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض ایک اسے ایسی لذّت ایسا سرور حاصل ہوتا ہے کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اُسے کیونکر بیان کروں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵ ایڈیشن ۲۰۰۳)

121 واں جلسہ سالانہ قادیان
بتاریخ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 121 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء (بروز ہفتہ اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہندو میرج ایکٹ میں تبدیلی ایک جائزہ

(قسط: آخری)

قرآن پاک اور احادیث نبویؐ کے مطابق طلاق:

قرآن پاک اور احادیث نبوی میں طلاق کا یہ طریق بتایا گیا ہے کہ شوہر بیوی کو طھر کی حالت میں صرف ایک طلاق رجعی طلاق دے، جس سے کہ عدت کے زمانے میں رخصت کر لینے کی گنجائش باقی رہے۔ پھر اگر شوہر ملاپ کرنے کا فیصلہ نہ کر سکے تو عدت کی مدت گزر جانے دے۔ اس طرح رخصت کی گنجائش نہیں رہے گی اور طلاق واقع ہو جائے گی۔

اسلام میں بیک وقت تین طلاقیں دینے کو تو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے لیکن تین طلاقیں دینے کو بھی سخت ناپسند کیا گیا ہے۔ آنحضرتؐ کی احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ طلاق ایک سخت ناپسندیدہ جائز حق ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال اور جائز چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ قابل نفرت اور ناپسندیدہ طلاق ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ طلاق کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: ان لوگوں کیلئے جو اپنی بیویوں سے تعلقات قائم نہ کرنے کی قسم کھاتے ہیں چار مہینے تک انتظار کرنا (جائز) ہوگا پس اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور بار بار رحم کرنے والا ہے)

اور اگر وہ طلاق کا قطعی فیصلہ کر لیں تو یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اور مطلقہ عورتوں کو تین حیض کی مدت تک اپنے آپ کو روکے رکھنا ہوگا اور ان کیلئے جائز نہیں اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کر دی ہے۔ اور اس صورت میں ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں واپس لے لیں اگر وہ اصلاح چاہتے ہیں اور اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مردوں کا) اُن پر ہے۔ حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا ہے (اور) حکمت والا ہے۔

طلاق دو مرتبہ ہے۔ پس (اس کے بعد) یا تو معروف طریق پر روک رکھنا ہے یا احسان کے ساتھ رخصت کرنا ہے۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اس میں سے کچھ بھی واپس لو جو تم انہیں دے چکے ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ دونوں خائف ہوں کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ اور اگر تم خوف محسوس کرو کہ وہ دونوں اللہ کی مقررہ حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اس (مال کے) بارہ میں جو وہ عورت (قضیہ نپٹانے کی خاطر مرد کے حق میں) چھوڑ دے۔ یہ اللہ کی قائم کردہ حدود ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرے اور جو کوئی حدود اللہ سے تجاوز کرے پس یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

پھر اگر وہ (مرد) اسے طلاق دے دے تو اس کے لئے اس کے بعد پھر اُس مرد کے نکاح میں آنا جائز نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور شخص سے شادی کر لے۔ پھر اگر وہ (بھی) اسے طلاق دے دے تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں، اگر وہ یہ گمان رکھتے ہوں کہ (اس مرتبہ) وہ اللہ کی (مقررہ) حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔ اور یہ اللہ کی (مقررہ) حدود ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کی خاطر خوب کھول کھول کر بیان کر رہا ہے جو علم رکھتے ہیں۔

تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کے تعلق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درج ذیل حدیث بہت ہی اہم ہے۔

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ۔ اِمْرَأَتَہٗ ثَلَاثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَان ثُمَّ قَالَ اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَقْتُلُہٗ۔ (رواہ نسائی)

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم کو ایک شخص کے سلسلے میں خبر ملی کہ اس نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دے دی ہیں آپ صسخت غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا کہ ابھی جب کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں کیا کتاب اللہ سے کھیلا جائے گا یعنی ایک ساتھ تین طلاقیں دینا کتاب اللہ کے ساتھ گستاخانہ کھیل اور مذاق ہے جس میں طلاق کا طریقہ اور قانون پوری وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے تو کیا میری موجودگی میں اور میری زندگی میں ہی کتاب اللہ اور اس کی تعلیمات سے مذاق کیا جائے گا۔ حضورؐ نے سخت غصہ کی حالت میں یہ بات ارشاد فرمائی تو ایک صحابی کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس آدمی کو قتل ہی نہ کر دوں جس نے یہ حرکت کی ہے۔

قارئین کرام! اسلام دنیا کا وہ کامل مذہب ہے جس نے نہ صرف بامر مجبوری شوہر و بیوی کی بہتری معاشرے کے امن کیلئے طلاق کو حلال و مباح کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ طلاق دیئے جانے کے بعد عورت کے حقوق و اختیارات کے متعلق بھی وضاحت فرمائی ہے۔ اسلام نے انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے مرد و عورت کو دوبارہ ازدواجی رشتہ میں بندھنے کی اجازت دی ہے تاکہ ان کے ذریعے سے صالح معاشرہ قائم ہو۔ یہ امتیاز بھی اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اُس نے خاوند و بیوی کے درمیان طلاق ہونے کی صورت میں بچوں کے حقوق پر بھی روشنی ڈالی ہے اور ان کی پرورش کے متعلق بھی احکامات بیان فرمائے ہیں۔ اللہ جل شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے

ترجمہ: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مقررہ میعاد پوری کر لیں (تو چاہو) تو تم انہیں دستور کے مطابق روک لو یا (چاہو تو) معروف طریق پر رخصت کرو۔ اور تم انہیں تکلیف پہنچانے کی خاطر نہ روکو تاکہ ان پر زیادتی کر سکو۔ اور جو بھی ایسا کرے تو یقیناً اس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیات کو مذاق کا نشانہ نہ بناؤ اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے۔ اور جو اس نے تم پر کتاب اور حکمت میں سے اُتارا وہ اس کے ساتھ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی میعاد پوری کر لیں، تو انہیں اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے (ہونے والے) خاوندوں سے شادی کر لیں، جب وہ معروف طریق پر آپس میں اس بات پر رضامند ہو جائیں۔ یہ نصیحت اُسے کی جا رہی ہے جو تم میں سے اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ یہ تمہیں زیادہ نیک اور زیادہ پاک بنانے والا طریق ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں اس (مرد) کی خاطر جو رضاعت (کی مدت) کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ اور جس (مرد) کا بچہ ہے اس کے ذمہ ایسی عورتوں کا نان نفقہ اور اوڑھنا بچھونا معروف کے مطابق ہے۔ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ ماں کو اس کے بچے کے تعلق میں تکلیف نہ دی جائے اور نہ ہی باپ کو اس کے بچے کے تعلق میں۔ اور وارث پر بھی ایسے ہی حکم کا اطلاق ہوگا۔ پس اگر وہ دونوں باہم رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانے کا فیصلہ کر لیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی اور سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ معروف کے مطابق تم نے (انہیں) دینا تھا (ان کے) سپرد کر چکے ہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ تو وہ (بیویاں) چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پس جب وہ اپنی (مقررہ) مدت کو پہنچ جائیں تو پھر وہ (عورتیں) اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں کہ تم (ان) عورتوں سے نکاح کی تجویز کے متعلق کوئی اشارہ کرو یا (اسے) اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ ضرور تمہیں ان کا خیال آئے گا لیکن ان سے خفیہ وعدے نہ کرنا سوائے اس کے کہ تم کوئی اچھی بات کہو۔ اور نکاح باندھنے کا عزم نہ کرو یہاں تک کہ مقررہ عدت اپنی میعاد کو پہنچ جائے اور جان لو کہ اللہ اس کا علم رکھتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے پس اُس (کی پکڑ) سے بچو اور جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بردبار ہے۔

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو جبکہ تم نے ابھی انہیں چھوا نہ ہو یا ابھی تم نے ان کیلئے حق مہر مقرر نہ کیا ہو۔ اور انہیں کچھ فائدہ بھی پہنچاؤ۔ صاحب حیثیت پر اس کی حیثیت کے مطابق فرض ہے اور غریب پر اس کی حیثیت کے مناسب حال (یہ) معروف کے مطابق کچھ متاع ہو احسان کرنے والوں پر تو (یہ) فرض ہے۔

اور اگر تم انہیں اس سے پیشتر طلاق دے دو کہ تم نے انہیں چھوا ہو جبکہ تم ان کا حق مہر مقرر کر چکے ہو تو پھر جو تم نے مقرر کیا ہے اس کا نصف (ادا کرنا) ہوگا سوائے اس کے کہ وہ (عورتیں) معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا بندھن ہے۔ اور تمہارا عفو سے کام لینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور آپس میں احسان (کا سلوک) بھول نہ جایا کرو۔ یقیناً اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

(البقرة: ۲۳۳تا۲۳۸)

اسلام کی اس عالمگیر دائمی تعلیم کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہندو مذہب اور عیسائیت کے مقابل پر اسلام نے عورت کو اس کے جملہ حقوق عطا کئے ہیں۔ اُس کی انفرادی شخصی حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ اُسے نیکی و ثواب میں مرد کے برابر حقدار ٹھہرایا ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت، وقار اور راحت اور سکینت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ عورت کو بامر مجبوری مرد کی طرح حق زوجیت سے آزادی کا حق بشکل ''خلع'' دیا ہے۔ طلاق ہونے کی صورت میں عورت کو دوبارہ شادی کرنے اور اولاد کو دودھ پلانے کی اجازت دی ہے۔

عورت کو دیئے گئے ان تمام حقوق و اختیارات پر نظر ڈالنے سے یہ بات **اظہر من الشمس** ہو جاتی ہے کہ اسلامی تعلیم کا مقابلہ کوئی مذہب نہیں کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ملکی قانون اس کے برابر ٹھہر سکتا ہے۔ اسلام کی اس حسین تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی مغربی میڈیا اور اُن کے ہم نوا نیز اصلاح معاشرہ کے دعویدار سماج میں عورت

(باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی تبلیغ کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا اور ہمیں اس زمانے کے انعامات سے حصہ لینے والوں میں بنایا۔

اللہ کرے کہ ان کی نیکیاں، ان کی ایمانی جرأت، ان کی دین کے لئے غیرت، ان کا دین کی خدمت کا جذبہ ان کی نسلوں میں بھی روح پھونکنے والا ہو اور وہ اپنے اندر بھی ایک جوش اور ولولہ پیدا کر کے ان بزرگوں کے جذبات اور دلی تڑپ کو آگے بڑھانے والے ہوں اور اس فیض کو اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھیں۔

نائیجر کے سلطان آف آگادیس مکرم الحاج عمر ابراہیم صاحب کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 / مارچ 2012ء بمطابق 16 / امان 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 6 اپریل 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے تبلیغ کے واقعات و تجربات بیان کئے تھے اور مَیں نے کہا تھا کہ کچھ واقعات رہ گئے ہیں وہ آئندہ بیان کروں گا، تو وہ آج ہی بیان کرتا ہوں۔ ان واقعات کے سنانے کا اصل مقصد تو جیسا کہ پہلے بھی مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں یہ ہے کہ ایک تو ان صحابہ کے لئے دعا ہو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا اور ہمیں اس زمانے کے انعامات سے حصہ لینے والوں میں بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ ورنہ شاید ہم میں سے بہت سے اس نعمت سے محروم رہتے جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ دوسرے ان کی نیکیاں، اُن کی ایمانی جرأت، اُن کی دین کے لئے غیرت، اُن کا دین کی خدمت کا جذبہ اُن کی نسلوں میں بھی روح پھونکنے والا ہو اور جو براہِ راست اُن سے خونی رشتہ نہیں رکھتے لیکن ایک روحانی رشتہ ان کے ساتھ ہے وہ اس تعلق کی وجہ سے اپنے اندر بھی ایک جوش اور ولولہ پیدا کر کے ان بزرگوں کے جذبات اور دلی تڑپ کو آگے بڑھانے والے ہوں اور اس فیض کو اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھیں۔ تبھی ہم ان بزرگوں کے احسانوں کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں، بعض دفعہ ملنے پر بتاتے بھی ہیں کہ فلاں بزرگ کا آپ نے ذکر کیا تھا اُن کے ساتھ میرا رشتہ داری کا، عزیز داری کا یہ یہ تعلق ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان رشتوں کا حق تبھی ادا ہوتا ہے جب اُن کے نقشِ قدم پر بھی چلا جائے۔ پس اس ذمہ داری کے نبھانے کے احساس اور کوشش کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

آج جو مَیں ذکر کر رہا ہوں اُن میں سے پہلی روایت حضرت میاں جمال الدین صاحبؓ کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک مولوی بنام نواب الدین قوم آرائیں، ساکن ایدرس ضلع امرتسر اپنے خیال میں یہ کہتا تھا کہ مَیں مرزائیوں کو درست کر رہا ہوں اور گاؤں گاؤں اور قصبے قصبے پھرتا تھا۔ کہتے ہیں موضع تارا گڑھ المشہور ''نواں پنڈ'' قوم ارائیاں جو اس (خاکسار) کے گھر کے قریب شمال میں تھا، وہاں آتے ہی اُس نے شور مچایا کہ یہاں کوئی مرزائی ہے تو میرے سامنے آئے۔ کہتے ہیں کہ چونکہ مجھ سے پہلے اس گاؤں میں کوئی احمدی نہیں تھا۔ سب مخالف ہی تھے اور بعض آدمی میرے واقف بھی تھے۔ انہوں نے مشورہ کر کے ایک آدمی کو میرے پاس بھیجا کہ یہاں آ کر مولویوں کا مقابلہ کریں۔ ان کا گاؤں جو تھا اُس کے قریب ہی تھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے سوچا کہ یہ لوگ تماش بین ہوتے ہیں۔ حق اور حقیقت سے کچھ غرض نہیں ہوتی۔ آخرالامر فساد ہوتا ہے۔ مَیں نے کہا کہ مباحثات سے تو حضرت صاحب نے روکا ہوا ہے۔ بلاوجہ کے مباحثے اور بحثیں نہیں کرنی۔ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرما دیا تھا کیونکہ ان لوگوں پر اثر نہیں ہوتا جو مولوی طبقہ ہے۔ تو کہتے ہیں مَیں نے کہا مباحثات سے تو روکا ہوا ہے۔ اگر ان لوگوں کو زیادہ شوق ہے تو فساد کے ذمہ دار ہو جائیں۔ ہم آپ کے گاؤں میں آ جائیں گے۔ مولوی صاحب کے جو اعتراض ہوں گے وہ ایک دفعہ کہہ دیں اور ہم بجائے بحث کرنے کے اُس کے جواب ایک دفعہ بتا دیں گے۔ لوگ خود فیصلہ کر لیں گے یا ہم فساد کے ذمہ دار ہو جاتے ہیں۔ اور مولوی صاحب اور ان کے گاؤں والے یہاں آ جائیں۔

کہتے ہیں وہ شخص پیغام لے کر اپنے گاؤں چلا گیا اور مولوی مذکور تین آدمی اُس گاؤں کے لے کر ہمارے گاؤں میں دوسرے راستے سے آ گیا اور ہمارے گاؤں کے چیف نمبردار کو ملا جو مذہب کا ہندو تھا اور کہا کہ اگر کوئی یہاں مرزائی ہے تو میرا مقابلہ کراؤ۔ چیف نمبردار نے میرے پاس ایک آدمی مجھے بلانے کے لئے بھیجا۔ مجھے آگے ہی اس کی خبر ہو چکی تھی۔ مَیں نے مولیٰ کریم سے دعا کی کہ الٰہی مَیں ایک نادان اور بے کس ہوں۔ کوئی اپنی خوبی پر گھمنڈ نہیں۔ محض تیرا فضل درکار ہے۔ حق اور حقیقت واضح کر دے۔ یہ دعا مانگ کر جہاں مولوی تھا مَیں وہاں آ گیا اور بہت ہندو اور مسلمان جمع ہو گئے۔ فرش بچھایا گیا۔ مَیں اور مولوی درمیان میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ پھر مَیں نے مولوی سے بات شروع کی اور کہا کہ مولوی صاحب! کس بات کے لئے آپ سیاحت کرتے پھرتے ہیں۔ تو مولوی صاحب کہنے لگے کہ اُمّت محمدی میں بہت تفرقہ ہے۔ ان کی اصلاح کے لئے پھرتا ہوں۔ کہتے ہیں خاکسار نے اس پر کہا کہ آج تک کس قدر اصلاح کی اور کتنے سرٹیفکیٹ علماء و فضلاء کے اپنے مصلح ہونے کے متعلق حاصل کئے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ہاں حاصل کئے ہیں۔ تو مَیں نے اُنہیں کہا کہ پھر مجھے دکھائیں۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ وہ مَیں گاؤں چھوڑ آیا ہوں اور جلدی سے یہ کہہ دیا کہ اصل غرض میری یہ ہے کہ مرزا نے جو فساد ڈالا ہے خود کافر ہے اور لوگوں کو بھی کافر کرتا ہے (نعوذ باللہ)۔ ایسے لوگوں سے مباحثہ کرتا ہوں۔ تو اس پر کہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ مجھے بھی وجوہِ کفر بتا دیں۔ نیز بحث کس بات پر کرو گے؟ مولوی صاحب نے کہا تم اردو میں بات کر رہے ہو۔ مَیں عربی میں گفتگو کروں گا۔ تو مَیں نے کہا کہ مَیں عربی میں بول نہیں سکتا۔ پنجابی میں باتیں کر لو۔ مولوی نے اس پر کہا کہ اچھا پنجابی میں باتیں کر لیں۔ کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ پھر تو بڑی اچھی بات ہے۔ مولوی صاحب کہنے لگے اپنا مذہب بتائیں۔ مَیں نے کہا پہلے آپ اپنا مذہب بتائیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میرا مذہب حنفی ہے اور خدا کو وحدہٗ لاشریک جانتا ہوں اور محمد رسول اللہ کو سچا مانتا ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیس آیاتِ قرآنِ شریف سے اور حدیث صحیح کے ثبوت سے چہارم فلک پر اِس وجود کے ساتھ زندہ مانتا ہوں۔ جو اس سے انکار کرے اُس کو کافر سمجھتا ہوں اور تعلیم یافتہ ہوں۔

پھر کہنے لگے کہ آپ اپنا مذہب اور تعلیم بتائیں۔ کہتے ہیں اس پر خاکسار نے کہا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانتا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو قرآن اور حدیث سے فوت شدہ مانتا ہوں اور جو آنے والا عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی تھا وہ اس امت میں سے تھا جو اس وقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کیا ہے مَیں اس کو صدقِ دل سے سچا مانتا ہوں جو اس کو نہ مانے مَیں اُس کو حق پر نہیں سمجھتا۔ مجھے سندی علم کا دعویٰ نہیں ہے (یعنی تعلیم کا، دینی علم کا میرا کوئی سرٹیفکیٹ نہیں ہے) اپنا ہی مطالعہ ہے نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاثیر صحبت سے اثر رکھتا ہوں۔ ہاں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ حضرت ابنِ مریم بنی اسرائیل کو قرآنِ شریف کی صریح آیات اور حدیث متصل مرفوع سے کوئی شخص ثابت کر دے (یعنی ایسی حدیثیں جن کا روایات کے سلسلے میں تسلسل اوپر تک باقاعدہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو۔) کہ وہ چہارم فلک پر اسی وجودِ عنصری سے صعود فرما گئے ہوئے ہیں اور آج تک زندہ بیٹھے ہیں تو توبہ کرنے کو تیار ہوں۔ (کہتے ہیں مَیں نے مولوی صاحب کو یہ کہا)۔ مولوی صاحب کہنے لگے۔ اچھا پھر اس اقرار نامے کی ایک تحریر لکھ کر مجھے اس پر دستخط کر دو۔ مَیں نے ایک کاغذ قلم منگوایا اور عبارت لکھ کے دستخط کر کے مولوی صاحب کو دے دیا۔ مولوی نے کاغذ مذکور ہاتھ میں لیا اور پوچھا کہ تفسیروں کو مانتے ہو۔ مَیں نے کہا اُن تفسیروں کو مانتا ہوں جو قرآنِ شریف، حدیثِ صحیحہ کے موافق ہوں۔ پھر مولوی صاحب کہنے لگے قرآنِ کریم جانتے ہو۔ مَیں نے کہا جانتا ہوں۔ پھر مولوی صاحب فرمانے لگے کہ قرآن کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ مجھے پتہ تھا یہ بحث کرنا چاہتا ہے، تو اس پر مَیں نے کہا۔ نہیں، مَیں یہ نہیں بتاؤں گا۔ پہلے پہلی بات کا فیصلہ کر لیں۔ پھر مولوی صاحب نے کہا کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ کے کیا معنے ہیں۔ مَیں نے پھر کہا کہ جس بات کے لئے ہم آئے ہیں وہ پہلے کریں۔ سوال اکٹھے کریں۔ آپ نے جو اعتراض کرنے ہیں وہ کریں۔ مَیں نہیں بتاؤں گا۔ پھر مولوی صاحب نے اگلا سوال کر دیا کہ قرآنِ کریم کی آیات کتنی ہیں؟ پھر بھی مَیں نے کہا کہ آپ پھر وہی بات دہرائی جا رہے ہیں۔ پھر مولوی صاحب کہنے لگے مَیں کس طرح معلوم کروں کہ تم قرآنِ کریم جانتے ہو تو اس پر مَیں نے کہا کہ مَیں خدا کے فضل سے آپ سے بہتر قرآن جانتا ہوں۔ جو تم سوال کرتے ہو مَیں حلفیہ کہتا ہوں کہ آپ کو پیچھے اسی مجلس میں بتاؤں گا۔ (یعنی کہ اس مجلس میں ہی بیٹھ کر بتاؤں گا) اور خلط مبحث نہیں کروں گا۔ بلاوجہ کی بحث میں نہیں جاؤں گا۔ مولوی صاحب: تفاسیر متقدمین اور احوالِ خلفاء کو نہیں مانتا۔ مَیں نے کہا بڑی خوشی سے، یعنی کہ مَیں مانتا ہوں، اقوال حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کو مانتا ہوں بلکہ بہت سمجھتا ہوں۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ بِسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔ تم نے تو انہیں چار خلفاء پر خلافت کو محدود کر دیا ہے۔ ہم تو مرزا صاحب کو خلیفۃ اللہ مانتے ہیں۔ بلکہ اُن کے طریق کو نبی کریمؐ کی سنت سمجھتے ہیں۔ غرض یہ کہ اس ہیر پھیر میں آدھا گھنٹہ لگا دیا۔ تو مولوی صاحب کہنے لگے کہ قرآن کو سوائے تفسیروں کے سمجھ نہیں سکتے۔ اس پر مَیں نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ قرآن کا سمجھنا صرف تفسیروں پر ہوتا ہے۔ تفسیروں کا سلسلہ بند ہو تو یہ سمجھا نہیں جائے گا۔ خداوند تعالیٰ کو یہ منظور نہیں تھا۔ قرآنِ کریم کا تو یہ دعویٰ ہے کہ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ (القمر: 18) اور اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ (النساء: 83)۔ کسی کا محتاج نہیں۔ خیر وہ مولوی صاحب جو اصل مدعا تھا اُس کی طرف نہیں آئے۔ اِدھر اُدھر ہاتھ پیر مارتے رہے۔ آخر چیف نمبردار نے کہا کہ وہ آیت قرآن کی پیش کریں جس سے مسیح کا آسمان پر چڑھ جانا اسی وجود کے ساتھ ثابت ہو۔ مولوی صاحب نے کہا۔ نمبردار صاحب! مَیں آیت تو پیش کروں گا لیکن انہوں نے ماننا نہیں۔ نمبردار نے کہا کہ مولوی صاحب! اگر یہ نہیں مانیں گے تو اور لوگ تو مانیں گے۔ مولوی صاحب مجبور ہوئے اور بولے کہ قرآن شریف منگاؤ۔ اُس وقت ایک مترجم حمائل دہلی کے چھاپہ کی منگوائی گئی۔ مولوی صاحب کے ہاتھ میں دی گئی۔ ہاتھ میں لیتے ہی بولے کہ یہ مرزے کا قرآن ہے۔ اس کو مَیں نہیں لیتا۔ پھر اس کو مَیں نے کہا کہ ہرگز مرزا صاحب کا قرآن نہیں۔ آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ پھر مولوی صاحب نے یہی رَٹ لگائی۔ خیر مَیں نے پھر کہا کہ لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ تین دفعہ کہا۔ مولوی صاحب نے قرآن کریم ہاتھ میں لیا اور مکتبہ کا نام، پریس کا نام دیکھا اور پوچھا کہ اس کا مصنف کون ہے۔ مَیں نے پھر کہا نعوذ باللہ آپ اس کو خدا کا کلام نہیں مانتے تبھی مصنف پوچھتے ہیں۔ خیر مولوی کہتا ہے۔ نہیں نہیں۔ غلطی ہوگئی۔ یہ کس کی تالیف ہے۔ مَیں نے پھر کہا مولوی صاحب ہوش کریں اور حسب منشاء خود آیت نکالیں۔ مولوی صاحب نے قرآنِ شریف کھولا اور پھر ورق گردانی شروع کر دی۔ بیس منٹ ورق گردانی کرتے رہے۔ کوئی آیت نہ ملی۔ پھر آخر مَیں نے اُن کو کہا کہ مولوی صاحب آپ بیس آیاتِ قرآنی بتا رہے ہیں۔ اگر ایک نہیں تو دوسری نکال دیں۔ دوسری نہیں تو تیسری نکال دیں۔ آخر مولوی کہنے لگا کہ قرآن میں تو وہ آیات نہیں نکلتیں۔ مجھے نظر نہیں آ رہیں۔ مَیں زبانی پیش کر دیتا ہوں۔ پھر مولوی صاحب کہنے لگے کہ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ (آل عمران: 56)۔ ترجمہ مولوی صاحب نے اس کا یہ کیا کہ جب کہا اللہ تعالیٰ نے، اے عیسیٰ! مَیں تیری روح کو مع جسم پورے کے آسمان پر اُٹھانے والا ہوں۔ تو اس پر کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا مولوی صاحب! قرآن سے وہ آیت نکالیں اور الفاظ سامنے رکھ کر بحث ہوگی۔ مولوی صاحب نے پھر قرآن ہاتھ میں لیا۔ پھر دس منٹ تک ورق گردانی کرتے رہے۔ کوئی آیت نہ ملی۔ لوگوں نے اُن سے ٹھٹھا کرنا شروع کیا اور کہا کہ عجیب قرآن دانی ہے آپ کی کہ ایک مشہور آیت آپ کو نہیں ملی۔ لوگ اُن کا مذاق اُڑاتے وہاں سے اُٹھ گئے۔

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

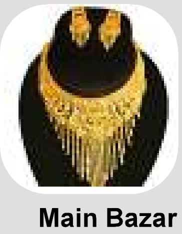

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

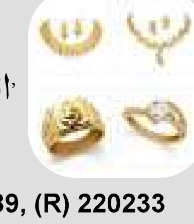

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 181 تا 185 روایت حضرت میاں جمال الدین صاحبؓ)

اسی سے ملتا جلتا ایک واقعہ پچھلی دفعہ بھی مَیں نے سنایا تھا لیکن وہ اور واقعہ تھا۔ بہرحال یہ عموماً علماء کی جو نام نہاد علماء ہیں اُن کی عادت ہے۔

پھر حضرت منشی محبوب عالم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حکیم محمد علی صاحب موجد روح جیون بوٹی شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر تھے۔ وہ پنشن لے کر لاہور میں سکونت پذیر ہوئے۔ مَیں اُن کے ہاں ملازم تھا۔ وہ بھی اکثر مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کیا کرتا تھا اور بہت بدزبانی کیا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن دورانِ گفتگو میں اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ مبارک میں دیوث کا لفظ استعمال کیا۔ (نعوذ باللہ)۔ مَیں نے رات کو بہت دعائیں کی اور استغفار کیا کہ ایسے شخص سے مَیں نے کیوں گفتگو کی جس نے ایسی بے ادبی کی ہے۔ مگر رات کو مجھے خداوند کریم نے رؤیا میں دکھایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میاں چراغ دین صاحب مرحوم کے مکان میں تشریف فرما ہیں اور مَیں حاضرِ خدمت ہوا ہوں۔ جب مَیں نے حضور کو السلام علیکم کہا تو حضور نے جواب دیا وعلیکم السلام۔ اور مجھ سے پوچھا کہ وہ شخص جو ہمیں دیوث کہتا ہے کہاں ہے؟ مَیں نے باہر کی طرف دیکھا تو محمد علی آ رہا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور وہ محمد علی حکیم ہے باہر آ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اُس کو کہہ دو کہ ہم آپ سے ملاقات نہیں کرتے کیونکہ آپ دیوث ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا انتقام دیکھیں۔ اس رؤیا کے بعد چند ہفتے گزرے تھے کہ اُس کی لڑکی ایک کلرک کے ساتھ بھاگ گئی اور گوجرانوالہ محکمہ پولیس کے خفیہ افسر نے اُس کو پکڑ لیا۔ کلرک نے کہا یہ میری بیوی ہے۔ لڑکی نے کہا یہ میرا ملازم ہے۔ دونوں کے متضاد بیانات تھے۔ پولیس کو شبہ ہو گیا۔ گوجرانوالہ کے اسٹیشن پر اُن کو گاڑی سے اتار لیا۔ ڈپٹی کمشنر کے پیش ہوئے۔ وہاں لڑکی نے بیان دیا کہ میرا باپ دیوث ہے اور میری شادی نہیں کرتا۔ (اب یہ حکیم صاحب کی بیٹی خود بیان دے رہی ہے)۔ مَیں مجبوراً اس آدمی کے ساتھ ایک نوابزادے کے پاس جا رہی ہوں۔ خیر اُس نے اپنے واقعات سنائے۔ اُس ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ تمہارے باپ کی ہتک ہوگی اُس کے پاس چلی جاؤ۔ مگر اس نے واپس جانے سے انکار کیا اور کہا باپ مجھے مار ڈالے گا۔ خیر ڈپٹی کمشنر نے کہا ہم انتظام کر دیتے ہیں اور لڑکی کو لاہور کے ڈپٹی کمشنر کے پاس بھیج دیا کہ لڑکی کے باپ کے حوالے کیا جائے مگر اُس سے ضمانت لی جائے کہ اسے کوئی تکلیف نہ دے۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر نے کچہری میں حکیم صاحب کو طلب کیا۔ جاتے ہی حکیم صاحب کو ڈانٹا اور کہا کہ تم بڑے دیوث ہو۔ (دوسری دفعہ پھر ڈپٹی کمشنر نے وہی بات کہی)۔ اپنی لڑکی کی حفاظت نہیں کرتے اور تم بڑے بے شرم ہو، جوان لڑکی کا رشتہ نہیں کرتے۔ پانچ ہزار روپے کی ضمانت لاؤ تب لڑکی تمہارے حوالے کی جائے گی۔ اور اس طرح وہ بدلہ لیا۔ پھر اس پر اس کا مزید عبرتناک انجام یہ ہوا کہ کچھ عرصے کے بعد مولوی صاحب شہر میں دیوث مشہور ہو گئے۔ ہر ایک اُن کو دیوث کہنے لگا۔ اور کچھ عرصے کے بعد وہی لڑکی پھر بھاگ گئی اور عیسائی ہو گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 207 تا 209 روایت حضرت منشی محبوب عالم صاحبؓ)

حضرت امیر خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول کی وفات پر جب مَیں نے سنا کہ چوہدری غلام احمد صاحب پیغامی ہو گئے ہیں تو مَیں وہاں پہنچا اور اُنہیں پیغامیوں کے حالات سے اطلاع دی۔ الحمد للہ کہ انہوں نے بہت اثر لیا اور پیغامی خیالات سے توبہ کر لی اور یہاں قادیان میں تشریف لائے۔ اسی طرح چوہدری نعمت خان صاحب سب جج کو میں نے موضع کھیڑی میں تبلیغ کی اور آپ اس کے تھوڑے عرصے بعد احمدی ہو گئے۔ پھر جب آپ 'اونہ' میں تھے اور مَیں نے سنا کہ پیغامی خیالات رکھتے ہیں تو اُن سے مَیں (نے) خط و کتابت کی اور بہ عمل خود انہوں نے اپنے خیالات میں تبدیلی فرمائی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 147-146 روایت حضرت امیر خان صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تو پیغامیوں کی تعداد ویسے بھی بہت تھوڑی رہ گئی ہے اور یہ جہاں جہاں تھے پچھلے دو تین سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں احمدی ہوئے ہیں، مبائع ہوئے ہیں۔

حضرت مولوی عبد اللہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں حضرت صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت اُس وقت ایک جگہ کھڑے تھے۔ ایک صحابی حضرت صاحب کے پاس کھڑا تھا۔ اُس نے مجھ کو دیکھ کر حضرت صاحب کو کہا کہ یہ مولوی عبداللہ کھیوے والا ہے۔ اس کے ساتھ بڑے مقابلے ہوئے ہیں۔ یعنی تبلیغی مقابلے بحثیں وغیرہ۔ لیکن ہر میدان میں اس کو اللہ تعالیٰ غلبہ دیتا رہا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: ہاں حق کو ہمیشہ غلبہ ہی ہوتا ہے۔ یہ کلماتِ مبارک اس برکت والے منہ سے سن کر میری تسلی ہوئی اور بڑی خوشی ہوئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس منہ سے یہ کلمہ نکلا ہے۔ مجھے امید ہو گئی کہ مَیں حق پر رہوں گا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے غلبہ ہی دے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس وقت سے اب تک کسی مقابلے میں مجھے شکست نہیں ہونے دی، غلبہ ہی بخشا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 222-221 روایت حضرت مولوی عبداللہ صاحبؓ)

حضرت چوہدری محمد علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب سیالکوٹ جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے، جب واپس تشریف لائے تو انہوں نے آ کر تبلیغ شروع کی۔ وہ خود بیعت کر کے آئے تھے۔ اُن کی تبلیغ سے گھٹیالیاں کے لوگ دھڑا دھڑ بیعت کرنے لگے۔ غالباً غلام رسول بسراء صاحب سے مَیں نے یہ سنا کہ حضرت صاحب نے جب یہ دیکھا کہ کثرت سے گھٹیالیاں کے لوگ بیعت کر رہے ہیں تو فرمایا یہ گھٹیالیاں کیا

ہے؟ گاؤں ہے کہ شہر ہے۔ اس پر چوہدری محمد علی صاحب کے بھائی حاکم علی نے کہا کہ یہ روایت صحیح ہے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 235 روایت حضرت چوہدری محمد علی خان صاحبؓ)

(یہ آگے اس روایت کی تصدیق ہو رہی ہے)

پھر حضرت شیخ عبدالرشید صاحب کی روایت ہے کہ مولوی محمد علی صاحب بوپڑی غیر احمدی یہاں آیا کرتے تھے۔ بڑے خوش الحان تھے۔ اُس کے وعظ میں بیشمار عورتیں جایا کرتی تھیں۔ (آواز بھی اچھی تھی۔ وعظ بھی بہت اچھا کیا کرتے تھے۔ attract کیا کرتے تھے۔ لحن بھی اچھا تھا۔ تلاوت بھی اچھی کیا کرتے تھے۔) کہتے ہیں کہ دو دو تین تین ماہ یہاں رہا کرتے تھے۔ اُس نے آ کر حضرت کی مخالفت شروع کر دی۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت شروع کر دی)۔ بدزبانی بھی کرتا تھا۔ اُس کے ساتھ بھی بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ میرے والدین نے مجھے جواب دے دیا (یعنی گھر سے نکال دیا)۔ والدہ زیادہ سختی کیا کرتی تھیں کیونکہ (مولوی) بوپڑی کا بڑا اثر تھا۔ والدین نے کہا ہم عاق کر دیں گے۔ کئی کئی ماہ مجھے گھر سے باہر رہنا پڑا۔ میرے والد صاحب میری والدہ کو کہا کرتے تھے کہ پہلے یہ دین سے بے پرواہ تھا۔ سویا رہتا تھا۔ اب نماز پڑھتا ہے۔ تہجد پڑھتا ہے۔ اسے مَیں کس بات پر عاق کروں۔ (ایک طرف مخالفت تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، دھمکی تھی کہ عاق کریں گے لیکن ساتھ ہی یہ بھی اثر تھا کہ جب سے احمدی ہوا ہے اس کی کایا پلٹ گئی ہے)۔ وہ کہتے ہیں لیکن پھر بھی دنیاوی باتوں کو مدّنظر رکھ کر مجھے کہا کرتے تھے کہ مرزائیت چھوڑ دو۔ مَیں یہی کہا کرتا کہ مجھے سمجھا دو۔ چنانچہ اس اثناء میں کئی دفعہ مولوی محمد حسین صاحب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ مولوی محمد حسین صاحب ہمارے مقروض تھے۔ والد صاحب تقاضا کے لئے مجھے بھیجا کرتے تھے۔ اتفاق سے ایک دفعہ مولوی صاحب نے ایک اشتہار شائع کروایا جس میں خونی مہدی کا انکار تھا اور لکھا تھا کہ وضعی حدیثیں ہیں۔ یعنی خود بنائی ہوئی حدیثیں ہیں۔ ان کی کوئی صحت نہیں ہے۔ حضرت صاحب کو بھی یہ اشتہار پہنچ گیا۔ یہ اشتہار دیکھ کر حضرت صاحب نے ایک استفتاء تیار کیا اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب گوڑ گاؤں والے کو مولوی کے پاس بھیجا۔ وہ علماء کے پاس فتویٰ لینے کے لئے گئے۔ بعض علماء نے فتوے دیئے، بعض نے انکار کیا۔ ڈاکٹر صاحب حضرت صاحب کو سنایا کرتے تھے۔ (جب مولوی محمد حسین کا یہ اشتہار پہنچا تو اس پر دوسروں سے، غیروں سے فتوے لینے کے لئے بھیجا کہ تم کیا کہتے ہو۔ کچھ نے تو اس کے خلاف فتویٰ دے دیا، کچھ نے اپنا پلّو بچایا)۔ بہرحال کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب جن کو مولویوں کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھیجا تھا وہ حضرت صاحب کو سنایا کرتے تھے کہ مَیں بعض اوقات انگور یا دیگر پھل مولویوں کے پاس پیش کر دیتا تھا اور وہ حسبِ منشاء فتویٰ لگا دیا کرتے تھے۔ جا کے مولوی صاحب کو تحفہ دیا، کچھ پھل پیش کیا تو جیسا فتویٰ چاہو اُن سے لے لو۔ آج بھی ویسے یہ حال ہے لیکن آجکل ریٹس (Rates) زیادہ high ہو گئے ہیں۔ کہتے ہیں حالانکہ پہلے انکار کر چکے ہوتے تھے پھر بھی کچھ نہ کچھ لے کے فتویٰ دے دیتے تھے۔ حضرت صاحب یہ باتیں سن کے شملہ منہ کے آگے رکھ کر (پگڑی کا کپڑا منہ کے آگے رکھ کے) مسکرایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں مجھے اس رسالے کا علم تھا جو مولوی محمد حسین صاحب نے شائع کیا تھا کہ اس میں مولوی صاحب نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ چنانچہ جب مولوی محمد حسین صاحب کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوتا تھا تو مَیں یہ ذکر کرتا تھا۔ ایک دن میں نے اُن سے کہا کہ آپ کا عقیدہ مہدی کے متعلق تو یہ ہے جو آپ نے شائع کیا ہے۔ خونی مہدی نہیں آئے گا اور اس کے متعلق جو حدیثیں ہیں وہ ضعیف ہیں، کمزور ہیں، ظنی ہیں اور لوگوں کو آپ یہ کہتے ہیں کہ مہدی آئے گا۔ آپ دو طرف کیوں بیان دے رہے ہیں۔ ان کو اپنا اصلی عقیدہ کیوں نہیں بتاتے۔ لیکن وہ میری بات کا کوئی جواب نہیں دیتا تھا اور ہر دفعہ یہی کہتا تھا کہ جاؤ مرزائی ہو جاؤ۔ تمہیں اس سے کیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 29 تا 31 روایت حضرت شیخ عبدالرشید صاحبؓ)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ ولد شیخ مسیتا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عصر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد مبارک میں ہی تشریف فرما ہوئے تو ایک نئے دوست نے عرض کی کہ حضور ہمارے گاؤں میں ایک مولوی صاحب آئے اور رات کو کوٹھے پر کھڑا کر کے غیر احمدیوں نے اُن سے وعظ کرایا۔ ہم بھی گئے تو اُس مولوی نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ والی حدیث پڑھ کر اُس میں لوگوں کو خوب جوش دلایا اور بار بار کہا دیکھو لوگو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور مرزا صاحب قادیان والے کہتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور رسول ہوں۔ پھر پنجابی میں کہنے لگا ''دَسّو اسی کی کریئے'' تو کہتے ہیں کس طرح مرزا صاحب کو نبی رسول مان لیں؟ کہتے ہیں مَیں کھڑا ہو گیا اور اُس سے کہا مولوی صاحب! آپ یہ بتائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کے بارے میں بھی یہ فرمایا ہے کہ اس کے بعد کوئی مسجد نہیں ہوگی۔ اس کے کیا معنی کریں گے۔ جو معنی آپ اس مسجد والی حدیث کے کریں گے وہی معنی ہم لَا نَبِیَّ والی حدیث کے کریں گے اور آپ کو یہ بتلا دیں گے کہ جو نبی آپ کی لائی ہوئی شریعت کو منسوخ کرے گا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو منسوخ کرے گا، وہ نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تو آخری شریعت ہے۔ اس لئے اس کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آ سکتا۔ خیر وہ مولوی صاحب کہتے ہیں اس بات پر بھونچکا سا ہو گیا اور گالیاں دینے لگ گیا۔ جب جواب نہ ہو تو یہی ہوتا ہے۔ پھر مَیں نے کہا مولوی صاحب! آپ کی گالیوں کا جواب ہم نہیں دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دوست کی یہ باتیں سن کر بہت خوش ہوئے اور بڑے مسکرائے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 91-90 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ)

آجکل بھی زیادہ تر یہی ایشو اٹھایا جا رہا ہے۔ لوگوں کے دماغوں کو جو زہریلا کیا جاتا ہے تو اسی بات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تو کوئی نبی نہیں آ سکتا اور یہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ احمدیوں کے خلاف پاکستان میں اصل جو مخالفت ہے وہ اسی ایشو کو لے کر اب زیادہ بھڑکائی جا رہی ہے۔

مکرم میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ والد صاحب کو خدمتِ دین کا بہت شوق تھا اور اس پیرانہ سالی میں بھی، بڑھاپے میں بھی آپ جوانوں سے بازی لے جاتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں، 1934ء میں جہاں خطبہ جمعہ میں آپ کی وفات کو شہادت کی موت قرار دیا ہے، وہاں آپ نے اعتراف فرمایا کہ مولوی صاحب جوانوں سے بڑھ کر کام کرنے والے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ تین آدمی مَیں نے دیکھے ہیں جو کہ تبلیغ میں دیوانوں کی طرح کام کرتے تھے، ایک حافظ روشن علی صاحب مرحوم، دوسرے یہ مولوی صاحب اور تیسرے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ یہ تینوں نہ دن نہ رات دیکھتے ہیں۔ تبلیغ میں ہی لگے رہتے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 274 روایت حضرت میاں شرافت احمد صاحبؓ)

پھر میاں شرافت احمد صاحب ہی اپنے والد صاحب مولوی جلال الدین صاحبؓ مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ والد صاحب تبلیغ سلسلہ کے متعلق اپنا ایک رؤیا بیان فرمایا کرتے تھے۔ وہ مَیں لکھتا ہوں۔ (والد صاحب) کہتے ہیں ایک دن مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے گھر میں یا گاؤں میں یہ مجھے یاد نہیں رہا تشریف لائے ہیں اور مجھ سے قلم مانگتے ہیں۔ اُس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ کچھ مدت کے بعد مَیں قادیان میں حاضر ہوا اور اپنے ساتھ دو رتیجے کھدر سفید دھوبی سے دھلا ہوا، اُس کے پانچ گز کے دو ٹکڑے (یعنی رتیجے شاید پنجابی میں لمبی چادروں کے ٹکڑوں کو کہتے ہیں) لے کے رکھے اور دو ہولڈر مختلف رنگ کے لئے اور حضور کی خدمت میں پیش کئے اور حضور سے قلم مانگنے کی تعبیر دریافت کی۔ حضور نے ازراہِ ہمدردی میرے حقیر نذرانے کو قبول فرماتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے خواب کو پورا کر دیا۔ قلم سے مراد یہ ہے کہ آپ خدمتِ دین کریں، تحریری بھی اور تقریری بھی۔ والد صاحب بیان کرتے تھے کہ اس کے بعد مَیں نے اپنے سارے زور سے تبلیغ شروع کر دی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی کوششیں بارآور ہوئیں۔ آپ کے دونوں بھائی بیعت میں شامل ہو گئے جن میں سے ایک اپنے علاقے میں مانا ہوا عالم تھا (مولوی علی محمد صاحب سکنہ زیرہ ضلع فیروز پور۔) جب مخالفوں کو معلوم ہوا کہ یہ دونوں بھائی مولوی جلال الدین صاحب اور مولوی علی محمد صاحب احمدی ہو گئے ہیں تو اُن کی کمریں ٹوٹ گئیں۔ ان کے احمدی ہونے پر محمد علی بوہڑیہ اور محمود شاہ واعظ یہ دونوں زیرہ سے روتے ہوئے چلے گئے۔ یہ غیر احمدی تھے اور فیروز پور تک ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈال کر ایسے روتے تھے جیسے بہت قریبی رشتہ دار فوت ہو گیا ہو۔ پھر مولوی صاحب کی کوشش سے زیرہ ضلع فیروز پور، کھر پیڑ لدھیکے، رتنے والا اور للیانی وغیرہ مقامات پر مخلص جماعتیں پیدا ہوئیں۔ الحمد للہ۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 274 تا 276 روایت حضرت میاں شرافت احمد صاحبؓ)

پھر میاں شرافت احمد صاحب ہی کی مولوی جلال الدین صاحب کے بارے میں ایک روایت ہے کہ والد صاحب 1924ء میں ملکانہ میں تبلیغ کی خاطر تشریف لے گئے اور وہاں بنجاروں اور ملکانوں میں تبلیغِ اسلام کرتے رہے۔ ملکانوں اور بنجاروں کے علاوہ آپ نے معززین علاقہ سے بھی تعلقات پیدا کر لئے۔ حکام وقت سے بھی اپنے پھٹے پرانے کپڑوں میں جا ملتے۔ وہ لوگ آپ کو اس رنگ میں دیکھ کر کہ ستّر اسّی سال کا بوڑھا اپنی گھٹڑی اُٹھائے پھر رہا ہے اور دن رات اس دھن میں ہے کہ لوگ مسلمان بن جائیں اور احمدیت قبول کر لیں، بہت اچھا اثر لیتے تھے۔ آپ اُن سے کافی چندہ وصول کرتے تھے۔ وہ خوشی سے دیتے تھے کہ یہ جماعت کام کرنے والی ہے۔ اس علاقے میں بھی آپ کی سعی اور کوشش سے بہت سے لوگ سلسلہ حقہ میں داخل ہو گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 279-278 روایت حضرت میاں شرافت احمد صاحبؓ)

حافظ غلام رسول وزیر آبادی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میاں بشیر احمد صاحب کے مکان میں جس کے دروازے دونوں مسقّف گلیوں (چھتی ہوئی گلیاں تھیں) کے نیچے موجود ہیں، تشریف فرما ہوئے اور بہت دوستوں کو اس میں جمع کر کے فرمایا کہ مَیں نے ہائی سکول

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

اس لئے قائم کیا تھا کہ لوگ یہاں سے علم حاصل کر کے باہر جا کے تبلیغ کریں گے۔ مگر افسوس کہ لوگ علم حاصل کرنے کے بعد اپنے کاروبار میں لگ جاتے ہیں اور میری غرض پوری نہیں ہوتی۔ کوئی ہے جو خدا کے لئے مجھے اپنا لڑکا محض دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دے دے۔ اُس وقت مولوی عبید اللہ مرحوم میرا بیٹا چھوٹی عمر کا میرے پاس موجود تھا۔ میں نے وہ حضرت صاحب کے سپرد کر دیا۔ حضرت صاحب نے اُس کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں پکڑ لیا اور میاں فضل دین صاحب سیالکوٹی جو اُس وقت مدرسہ احمدیہ میں مددگار کارکن تھے اُس کے سپرد کر کے فرمایا کہ اس بچے کو مفتی محمد صادق صاحب کے سپرد کر آ ؤ۔ ان دنوں مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مفتی صاحب تھے۔ الغرض وہ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر عالم فاضل بن گیا اور خلیفہ ثانی نے اپنے عہدِ خلافت میں اُس کو ماریشس میں مبلغ بنا کر بھیج دیا جو پونے سات سال تبلیغ کا کام کرتا رہا۔ آخر کسی حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اُس کو وفات دے دی۔ اُس کے بعد اُس کی بیوی اور ایک لڑکی اور ایک لڑکا چھوٹی عمر کے پیچھے رہ گئے جن کو بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میں جا کر 1924ء میں واپس لے آیا۔ دو سال کے بعد اُس کی اہلیہ فاطمہ بی بی جو میرے چھوٹے بھائی حافظ غلام محمد صاحب کی بیٹی تھی فوت ہو گئی۔ یہ بھی نہایت فصیح الزبان مبلغہ تھیں۔ (ان کی اہلیہ تھیں وہ بھی بہت اچھی مبلغہ تھیں) انہوں نے لکھا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھَا وَارْحَمْھَا۔ پھر کہتے ہیں کہ دونوں بچے بفضل خدا میرے زیرِ تربیت ہیں۔ (جب یہ لکھ رہے ہیں) لڑکی کی شادی ہو گئی، لڑکا جس کا نام بشیر الدین ہے میرے پاس ہے۔ اس وقت مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پاتا ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ وہ تعلیم حاصل کر کے اپنے والد مولوی عبید اللہ شہید مرحوم کی جگہ جا کر تبلیغ کا کام کرے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 174 تا 176 روایت حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ)

(اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو یہ موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کو بھی ماریشس بھجوایا۔ یہ بھی لمبا عرصہ رہے ہیں۔ ان کے بچے شاید آجکل یہیں رہتے ہیں۔ آگے ان میں سے تو کوئی مبلغ نہیں بنا لیکن بہر حال انہوں نے بھی ماریشس میں بڑی تبلیغ کی) جماعت کی لمبا عرصہ خدمت کی ہے۔

پھر میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن آپ ایک جگہ موضع گھنو کا ننگلہ کو جا رہے تھے کہ وہاں جمعہ پڑھائیں گے۔ راستے میں موضع گھرور میں بھوک کی وجہ سے دو پیسے کے چنے لئے۔ کپڑے وغیرہ صاف کر لئے اور چنے وغیرہ کھا کر سفر کی تیاری کی۔ گھاٹ سے نکلتے ہی لُو لگ گئی۔ گرمی کے دن تھے۔ بیہوش ہو کر سڑک پر لیٹ گئے۔ کسی راہ گیر نے تھانہ گھرور میں جا کر کہا کہ قادیانی مولوی صاحب تو لُو لگنے کی وجہ سے راستے میں پڑے ہیں۔ ایک سپاہی جو کہ آپ کا معتقد تھا بھاگا ہوا آیا۔ آپ کو راستے میں کوئی یکّہ وغیرہ نہ ملا، ٹانگہ نہ ملا۔ وہ لاچار آپ کو اپنے سہارے آہستہ آہستہ قصبے کی طرف لایا۔ چونکہ لُو آگے سے بھی بہت تیز تھی۔ گرم ہوا چل رہی تھی۔ آپ میں کوئی سکت نہ رہی۔ قصبے سے باہر بھی ایک دھرمسالہ تھا اُس کے چبوترے پر لیٹ گئے۔ لوگوں نے بہت کہا کہ آگے چلیں۔ مگر آپ نے کہا کہ بس پہنچ گیا جہاں پہنچنا تھا۔ لوگوں نے دوائی وغیرہ دی مگر کسی نے اثر نہ کیا۔ لوگوں نے بہت کہا کہ آپ کے لڑکے کو تار دے دیتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ بچہ ہے گھبرا جائے گا۔ اب خدا کے سپرد۔ ان کلمات کے بعد وہ مردِ باصفا اپنے آقا کے حکم کو کہ خدمتِ دین کریں، پوری اطاعت اور فرمانبرداری سے بجا لاتا ہوا اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کہتے ہیں کہ مرحوم کا جنازہ غیر احمدیوں نے ہی پڑھا۔ وہاں احمدی بھی کوئی نہیں تھا اور انہوں نے ہی دفن کیا۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ دوسرے تیسرے دن احمدی دوستوں کو معلوم ہوا۔ انہوں نے اس عاجز کو (یعنی ان کے بیٹے کو) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اطلاع کی۔ حضور نے جمعہ میں آپ کا ذکر کیا اور نماز کے بعد جنازہ غائب پڑھایا۔ مرحوم کی وصیت بھی تھی، اس لئے آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ میں لگ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 280-279 روایت حضرت میاں شرافت احمد صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور اس روح کو ہمیشہ ہم میں بھی اور آئندہ نسل میں بھی جاری رکھے۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’مَیں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علومِ جدیدہ کو پڑھنا ہی جائز نہیں۔ اُن کی رُوح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 68۔ مطبوعہ لندن)

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے جو قرآن کریم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ وہ ان کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفّن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 68-69۔ مطبوعہ لندن)

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے‘‘ (یعنی صرف وہیں پڑے رہے اور دین نہ سیکھا) ’’اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے، الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے (یعنی دینی خدمات وہی بجا لا سکتا ہے) جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو‘‘۔

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 69۔ مطبوعہ لندن)

پس یہ آسمانی روشنی حاصل کرنے کی کوشش ہو۔ پھر آپ فرماتے ہیں:

’’میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو۔ (اب یہ جو لفظ اعضاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استعمال کیا ہے ایک ایسا بہت بڑا اعزاز ہے کہ تم میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو۔ اعضاء بھی انسان کے خود تو کام نہیں کر سکتے، جو دماغ حکم دیتا ہے اس کے مطابق چلتے ہیں۔ پس یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس توقع پر پورا اترنے کی کوشش کرے۔ ہمارے وہ کام ہوں جو اسلام کی، قرآن کی حقیقی تعلیم کے مطابق ہیں۔ جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں ہمیں بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ اس کے بغیر ہم اپنی بیعت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ فرمایا کہ) ’’میرے اعضاء ہو گئے ہو۔ ان باتوں پر عمل کرو۔ اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ اس لئے کہ آجکل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بنا پر ہے۔ اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں تا کہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 68 مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔ ’’تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی‘‘۔ (جو بھی بات کرنی ہے سچے دل سے ہونی چاہئے اور تمہارا عمل بھی اس کے مطابق ہونا چاہئے، ورنہ وہ اثر نہیں کرتی `فرمایا) ’’اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 68-67 مطبوعہ لندن)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی صحیح پیروی کی کوشش ہمارا ایک فرض بھی ہے اور وہ تبھی ہو گی جب ہمارے قول و فعل ایک ہوں گے اور تبھی ہماری کوششوں کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہترین پھل لگیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم دین کی اشاعت کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے والے بنیں۔ آپ کے اعضاء ہونے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اور ہمارے قول اور فعل میں کبھی تضاد نہ ہو۔ کبھی دجالی طاقتوں اور دنیاوی علم سے مرعوب اور مغلوب نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بنیادی چیز کو، اس اَصل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج پھر مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم سلطان آف آگادیس (Agadez) نائیجر کا ہے۔ 21 رفروری کو پچھتّر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کا نام الحاج عمر ابراہیم تھا۔ ستمبر 2002ء میں ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ یہ نائیجر کے سب سے بڑے سلطان تھے اور نائیجر کے تمام روایتی حکمرانوں یا Traditional Rulars جو ہیں اُن کے پریزیڈنٹ تھے اور صدرِ مملکت کی خصوصی کابینہ کے چار افراد میں شامل تھے۔ نائیجر میں پندرھویں صدی سے آگادیس کی سلطنت کا آغاز ہوا۔ مرحوم 1960ء سے آگادیس کے سلطان منتخب ہوئے اور اکاونویں (51ویں) سلطان تھے۔ اس طرح تقریباً اکاون باون سال یہ سلطان رہے۔ نائیجر میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آگادیس کے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

علاقے میں جہاں شورشیں اُٹھتی رہتی تھیں وہاں امن کے قیام میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ گویا امن کا نشان تھے۔ 2002ء میں جلسہ سالانہ بینن میں اپنے بارہ رکنی وفد کے ساتھ کوئی ڈھائی ہزار کلو میٹر کا سفر طے کر کے شامل ہوئے تھے اور جلسے کے بعد ایک ہفتہ بینن میں مقیم رہے۔ اور امیر صاحب بینن کے ساتھ مختلف جماعتوں میں گئے۔ احمدیت کو قریب سے دیکھا۔ نائیجر واپسی سے قبل اس خواہش کا اظہار کیا کہ مَیں بیعت کر کے واپس جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اپنے بارہ رکنی وفد کے ساتھ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے اور کہا کہ بینن کے جلسے میں ہزاروں افراد کو نماز پڑھتے دیکھ کر میرا دل خوشی سے اچھل رہا ہے۔ ہم مسلمان ملک سے آئے ہیں مگر وہاں کبھی بھی اس قدر بڑا اجتماع خالصۃً للہ ہوتے نہیں دیکھا۔ 2003ء میں جلسہ سالانہ یو کے میں شریک ہوئے اور ان کی مجھ سے پہلی ملاقات تھی۔ بڑے خوش اخلاق، بہت ملنسار، بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کا ان کو پتہ لگا تھا تو خود وہاں نیامی مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ مبلغ انچارج کے ساتھ تعزیت کی۔ ان کی اولاد بھی ہے اٹھارہ بیٹے بارہ بیٹیاں۔ ان کی چار پانچ شادیاں تھیں۔ مبلغ انچارج نائیجر اکبر احمد صاحب بتاتے ہیں کہ انہیں دو مرتبہ آگادیس جانے کا موقع ملا اور بہت مہمان نواز تھے۔ مشنری انچارج کی بہت مہمان نوازی کرتے تھے، عزت کرتے تھے۔ ملک کے دارالحکومت نیامی جب تشریف لاتے تھے۔ کہتے ہیں خاکسار کو پتہ چلتا تو اُن سے ملنے جاتا۔ بہت محبت سے ملتے اور ہمیشہ جماعت کے حالات پوچھتے۔ خلیفۃ المسیح کے بارے میں پوچھتے۔ اپریل 2004ء میں جب مَیں بینن کے دورے پر گیا ہوں تو پھر یہ پراکو تشریف لائے تھے۔ ہمسایہ ملک نائیجر ہے، وہاں سے باسٹھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا اور اس وفد میں مرحوم سلطان آف آگادیس بھی تھے۔ گیارہ رکنی وفد کے ساتھ اُس میں شامل تھے۔ وہاں ان سے میری ملاقات ہوئی اور وہاں بھی انہوں نے مجھے بتایا کہ مَیں تقریباً تین چار دن اور رات کا سفر کر کے آیا ہوں۔ صحراء میں سفر بھی بہت مشکل ہے۔ یہ دو ڈھائی ہزار کلو میٹر کا سفر کر کے آئے تھے۔ وہاں اُن کے ساتھ مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ تصویریں وغیرہ بھی انہوں نے کھنچوائیں۔ مل کے بڑے خوش تھے۔ نائیجر کے احمدیوں میں بھی بہت زیادہ اخلاص و وفا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ سلطان تھے اور بڑے سلطانوں میں سے تھے، بڑی عاجزی اور انکساری ان میں پائی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

❁❁❁

رسول پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سجدے کی ایک دعا کا ترجمہ

ارشاد عرشی ملک

arshimalik50@hotmail.com

حضرت عائشہؓ کی ایک روایت ہے کہ ایک رات میری باری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کپڑے کی طرح زمین پر پڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں:۔

سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَ خِيَالِي وَ آمَنَ لَكَ فُؤَادِي رَبِّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَ مَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِي يَا عَظِيمًا يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ (هيثمی)۴۰

(ترجمہ): (اے خدا) تیرے لئے میرے جسم و جاں سجدے میں ہیں۔ میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے رب! یہ میرے دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا ہے وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی امید کی جاتی ہے۔ عظیم گناہوں کو تو بخش دے۔

پھر فرمایا ''اے عائشہ! جبریل نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لئے کہا ہے۔ تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو۔ جو شخص یہ کلمات پڑھے، سجدے سے سر اُٹھانے سے پہلے بخشا جاتا ہے''۔

سجدے کی ایک دعا

اے خُدا، پیارے خدا
جسم و جاں سجدے میں ہیں تیرے لئے
دل کو ہے ایمان تیری ذات پر
میرے دونوں ہاتھ ہیں پھیلے ہوئے
عجز و لاچاری سے تیرے سامنے
ظلم جو اِن سے کیا ہے میں نے اپنی جان پر
سب ہے تیرے سامنے
تو ہے برتر اور عظیم
تجھ سے کی جاتی ہے عظمت کی اُمید
گو بہت ہی ہیں بڑے میرے گناہ
پر، تری عظمت کے آگے ہیچ ہیں
بخش دے ان کو میرے ربِ عظیم
اے رحیم اور اے کریم

خدا کی راہ میں مر کر جو ہو گئے زندہ

عطاء المجیب راشد

خُلوصِ دل سے جو خالی ہو دوستی کیا ہے / دلوں کو نور نہ بخشے وہ روشنی کیا ہے
ہجومِ یاس میں بس اک وہی سہارا ہے / اگر وہ تھام لے مجھ کو تو پھر کمی کیا ہے
سجی ہوئی ہے جو یہ کائنات جس کے طفیل / دلوں میں وہ نہیں بستا تو زندگی کیا ہے
نصیب جس کو غلامی ہو شاہِ بطحاؐ کی / نظر میں اُس کی بھلا تاج و سروری کیا ہے
خوشا نصیب جنہیں مل گیا وصالِ حبیب / وہی سکھاتے ہیں دنیا کو عاشقی کیا ہے
خدا کی راہ میں مر کر جو ہو گئے زندہ / انہیں کے دم سے کھُلے رازِ سرمدی کیا ہے
لہُو کے قطروں سے بنتی ہے آبشارِ حیات / ہر ایک شہید بتاتا ہے بندگی کیا ہے

یہ حسنِ ذوق مرے دوستوں کا ہے راشد
''وگرنہ شعر مرا کیا ہے شاعری کیا ہے''

تری شہادت نوں یاد رکھاں گے حشر تیکر اسی قدوسا!

(مبارک احمد ظفر لندن)

قدوس یارا خدا نے تینوں ایہہ کیڈا سوہنا انعام دتّا
تری شہادت تے تیرے مرشد نے تینوں اپنا سلام دتّا
تُوں جا کھلوتا ایں وچ شہیداں دے سہنیا ایڈی اُچّی تھاویں
تری اداواں تے تینوں رب نے بڑا ای اُچّا مقام دِتّا
خدا نے تیرے تے چون، چنگی تے رج کے کیتی اے مہربانی
تری حیاتی نوں بھاگ لایا، ہمیشگی تے دوام دتّا
بئی شاوا شیرا! تری شہادت گواہ بنی اے تری وفادی
توں جان دتی پر ویریاں نوں نئیں بے گناہاں دا نام دتا
تری شہادت نوں یاد رکھاں گے حشر تیکر اسی قدوسا!
ظفرؔ نے اَج اپنا لکھیا ہویا ایہہ سونپ تینوں کلام دتا
خدایا تیرے وی واری جایئے کہ وقت دے اس امام نوں اج
وفا دے جذبے چ گُجیا ہویا تُوں وڈّتوں وڈا اک غلام دتّا
اسی تے ھاں ڈھیر خوش نصیبے اوہ جیڑا رکھدا اے مان ساڈا
امام مہدی دی جانشینی چ ربّا ساہنوں امام دتّا

قبولیت دعا کے بارے میں اقتباسات

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک درس قرآن کے دوران سورہ اخلاص کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اور خوارق میں سے آپ علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت ہے جس میں مقابلہ کے واسطے تمام جہان کے عیسائیوں، آریوں وغیرہ کو بارہا چیلنج دیا جا چکا ہے مگر کسی کو طاقت نہیں کہ اس کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے۔'' (ضمیمہ اخبار بدر۔ صفحہ 39)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے تو آئے اور ہم سے آ کر مقابلہ کر لے.........اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا کہ ہماری ہی دعا قبول ہو گی۔''

(الفضل 23 اکتوبر 1917ء)

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2011

خلافت خامسہ کا بابرکت دور اور تائیدات الٰہیہ

مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور ٥٦)

ترجمہ ”تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کو خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں“۔

(سورۃ النور: 56 ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

آج سے قریباً 150 سال پہلے مسلمانوں کی حالت اس تیزی سے روبزوال تھی، ایک طرف ہندوستان میں خصوصاً اور عموماً ساری دنیا میں اسلام پر دیگر مذاہب کے حملوں کی وجہ سے مسلمان تیزی سے اسلام کو ترک کرکے دیگر مذاہب اختیار کرنے لگ گئے تھے تو دوسری طرف نام نہاد مسلمانوں کی اخلاقی پستی اور روحانی گراوٹ کی وجہ سے امت کے علماء اسے امت مرحومہ کا لقب دے چکے تھے۔ ایسے وقت میں ایک ایسا دل تھا جو اس صورت حال کو دیکھ کر تڑپ رہا تھا اور اسی بستی قادیان کی میں بیٹھا اپنے آقا ومطاع کے دین کی تجدید کے لئے کوشاں تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب خدا کے فرشتے اسلام کے لئے ایک محیی یعنی زندہ کرنے والے کو تلاش کررہے تھے اور خدا تعالیٰ نے اس بے قرار دل کو ایک خواب کے ذریعہ یہ سب نظارہ دکھایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادۂ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محیی کی تعین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا هذا رجل يحب رسول الله یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔“

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 516)

جب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس عہدۂ جلیلہ پر مامور کیا گیا تو آپ نے اپنے دن رات اعلائے کلمہ اسلام کے لئے وقف کر دئے اور کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود آپ کو اس کام کیلئے چنا تھا اسلئے وہ خود ہی ہر قدم پر آپ کی تائیدات فرماتا رہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ہر روز تائیدات الٰہیہ کے نشانوں سے عبارت نظر آتا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

پھر فرمایا:

اس قدر مجھ پر ہوئے تیرے عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار

آپ کی خدمت دین اور تائیدات الٰہیہ کا یہ سلسلہ آپ کی زندگی تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اپنی وفات کے بعد بھی آپ نے اپنے جانشین خلفاء کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ان تائیدات کے نزول کی خوشخبری دی اور فرمایا:

”میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔“ (الوصیت روحانی خزائن۔ جلد نمبر 20۔ صفحہ 305-306)

نیز فرمایا:

”مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔“

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67)

پھر ایک اور جگہ آپ اسی مضمون کو اس انداز سے بیان فرماتے ہیں:

”رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ چونکہ کسی انسان کے لیے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

غرض خلافت احمدیہ نبوت کے انعامات کو دائمی بنانے کا ایک ذریعہ ہے اور خدا تعالیٰ کی تائیدات کو اسی طرح کھینچتی ہے جیسے خدا تعالیٰ کے فرستادہ کھینچتے ہیں۔ رسالہ ”الفرقان“ نے اپنے خلافت نمبر کے لئے جب ام المؤمنین حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے پیغام بھجوانے کی سفارش کی تو آپ نے یہ پیغام دیا:

مَیں اپنی پیاری جماعت سے صرف اِس قدر کہنا چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو خلافت کے ذریعہ ایک ہاتھ پر جمع کر رکھا ہے۔ اور اسے مسیح موعودؑ کے پیغام کی تکمیل اور مضبوطی کا واسطہ بنایا ہے۔ پس اس کی قدر کرو۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس کے ذریعہ آپ لوگ نبوت کے انعاموں کو اپنے لئے لمبا بلکہ دائمی بنا سکتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے موجودہ خلیفہ اور میرے پیارے بچے محمود اور اس کے بھائیوں اور بہنوں اور اُن کی اولاد کے لئے بھی خاص طور پر دُعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کی زندگیوں کو لمبا کرے اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدمتِ دین کی توفیق دے کہ اِسی میں میری ساری خوشی ہے۔

فقط والسلام

اُمّ محمود قادیان

14/3/1943“

سامعین! خلافت کا یہ فیضان ہمیں گزشتہ سو سال سے زائد کی تاریخ میں پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں آتا جب عالمگیر جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی تائید کا نظارہ نہیں دیکھتی۔ خلافت کا انکار کرنے والے، خلافت کی مخالفت کرنے والے اور خلافت سے لوگوں کو دور کرنے کی کوششیں کرنے والے اپنی جوتیاں گھستے رہ جاتے ہیں، اپنی حسرتیں سینوں میں دبائے یا ان کا اظہار کرکے اپنے سینوں کو جلاتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا قائم کردہ یہ پودا اپنی شاخیں پھیلاتا ہی چلا جاتا ہے اور شرق و غرب اور شمال و جنوب سے آنے والے ہزاروں پرندے تیزی سے اسے اپنا مسکن بنا رہے ہیں اور اپنا جینا اور مرنا اسی سے وابستہ کرتے جا رہے ہیں۔ خلافت احمدیہ کے گزشتہ سو سال، جن میں یہ پودا ایک تناور درخت بنا، اگر ان کی روئیداد جامع اور مختصر بیان کرنی ہو تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس اقتباس سے بہتر اور کوئی ذریعہ سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ فرماتے ہیں:

”آپؑ نے ہمیں خوشخبریاں بھی دے دی تھیں کہ آپؑ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے انشاء اللہ خلافت دائمی رہے گی اور دشمن دو خوشیاں کبھی نہیں دیکھ سکے گا کہ ایک تو وفات کی خبر اس کو پہنچے اور اس پر خوش ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ایسے بھی تھے جنہوں نے خوشیاں منائیں اور پھر یہ کہ وہ جماعت کے ٹوٹنے کی خوشی وہ دیکھ سکیں گے، یہ کبھی نہیں ہوگا۔ دشمن نے بڑا شور مچایا، بڑا خوش تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کا ہمیں نظارہ بھی دکھایا.... پھر دنیا نے دیکھا کہ آپؓ کے ان پرزور خطابات سے اور جو آپ نے اس وقت براہ راست انجمن پر بھی ایکشن لئے، جتنے وہ لوگ باتیں کرنے والے تھے وہ سب بھیگی بلّی بن گئے، جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ اور وقتی طور پر ان میں کبھی کبھی اُبال آتا رہتا تھا اور مختلف صورتوں میں کہیں نہ کہیں جا کر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن انجام کار رسوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں ملا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد پھر انہیں لوگوں نے سر اٹھایا اور ایک فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی، جماعت میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور بہت سارے پڑھے لکھے لوگوں کو اپنی طرف مائل بھی کرلیا،..... جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو خلیفہ منتخب کیا اور آپؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس وقت بھی مخالفین کا یہ خیال تھا کہ جماعت کے کیونکہ پڑھے لکھے لوگ ہمارے ساتھ ہیں اور خزانہ ہمارے پاس ہے اس لئے چند دنوں بعد ہی یہ سلسلہ ختم ہوجائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا اور خوف کی حالت کو پھر امن میں بدل دیا اور دشمنوں کی ساری امیدوں پہ پانی پھیر دیا اور ان کی ساری کوششیں ناکام ہوگئیں۔ پھر خلافت ثانیہ میں 1934ء میں ایک فتنہ اٹھا اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دبا دیا اور جماعت کو مخالفین کوئی گزند نہیں پہنچا سکے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ ہم پتہ نہیں کیا کردیں گے۔ پھر 1953ء میں فسادات اٹھے۔ جب پاکستان بن گیا اس وقت دشمن کا خیال تھا کہ اب ہماری حکومت ہے یہاں انگریزوں کی حکومت نہیں رہی اب یہاں انصاف تو ہم نے ہی دینا ہے اور ان لوگوں کو انصاف کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا اس لئے اب تو جماعت ختم ہوئی کہ ہوئی۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو ان سخت حالات اور خوف کی حالت سے ایسا نکالا کہ دنیا نے دیکھا کہ جو دشمن تھے وہ تو تباہ و برباد ہوگئے، وہ تو ذلیل و خوار ہو گئے لیکن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی شان کے ساتھ پھر آگے قدم بڑھاتی ہوئی چلتی چلی گئی۔

غرض کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور 52 سال رہا اور ہر روز ایک نئی ترقی لے کر آتا تھا....

پھر خلافت ثالثہ میں ہی آپ دیکھ لیں، 74ء کا فساد ہوا اس وقت ان کا خیال تھا کہ اب تو احمدیت ختم ہوئی کہ ہوئی، ایک قانون پاس کر دیا کہ ہم ان کو غیر مسلم قرار دے دیں گے تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ کئی شہید کئے گئے، جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی

نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کاروبار لوٹے گئے، گھروں کو آ گیں لگا دی گئیں، دکانوں کو آ گیں لگا دی گئیں، کارخانوں کو آ گیں لگا دی گئیں۔ لیکن ہوا کیا؟ کیا احمدیت ختم ہوگئی۔ پہلے سے بڑھ کر اس کا قدم اور تیز ہوگیا، باپ کو بیٹے کے سامنے قتل کیا گیا، بیٹے کو باپ کے سامنے قتل کیا تو کیا خاندان کے باقی افراد نے احمدیت چھوڑ دی؟۔ ان میں اور زیادہ ثبات قدم پیدا ہوا، ان میں اور زیادہ اخلاص پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ جماعت کے ساتھ تعلق پیدا ہوا۔ دشمن کی کوئی بھی تدبیر کبھی بھی کارگر نہیں ہوئی اور کبھی کسی کے ایمان میں لغزش نہیں آئی۔

پھر خلافت رابعہ کا دور آیا۔ پھر دشمن نے کوشش کی کسی طرح فتنہ وفساد پیدا کیا جائے لیکن جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ انتخاب خلافت کے ان حالات کے بعد جو بڑی سختی کے چند دن یا ایک آدھ دن تھے دشمن نے جب وہ سکیم ناکام ہوتی دیکھی تو پھر دو سال بعد ہی خلافت رابعہ میں، 84ء میں، پھر ایک اور خوفناک سکیم بنائی کہ خلیفۃ المسیح کو بالکل عضوِ معطّل کی طرح کر کے رکھ دو۔ وہ کوئی کام نہ کر سکے۔ اور جب وہ کوئی کام نہیں کر سکے گا تو جماعت میں بے چینی پیدا ہوگی اور جب جماعت میں بے چینی پیدا ہو گی تو ظاہر ہے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتی چلی جائے گی، اس کا شیرازہ بکھرتا چلا جائے گا....

پھر آپ کی وفات کے بعد دشمنوں کا خیال تھا کہ اب تو یہ جماعت گئی کہ گئی اب بظاہر کوئی نظر نہیں آتا کہ اس جماعت کو سنبھال سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے سب نے دیکھے۔ بچوں نے بھی اور نوجوانوں نے بھی، مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی اپنے ایمانوں کو مضبوط کیا....

(21 مئی 2003ء بمطابق 21 ہجرت 1383 ہجری شمسی بمقام بادکروزناخ (جرمنی))

جس طرح پہلی چار خلافتوں میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے سر پر رہا اسی طرح خلافت خامسہ میں بھی جماعت احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے پیار کا سلوک جاری ہے۔ بلکہ جس طرح جماعت کی مخالفت میں اضافہ ہورہا ہے اسی طرح یہ سلوک اور واضح ہوتا نظر آ رہا ہے جیسے جب ایک ماں کے بچے کو جتنا زیادہ خوفزدہ کیا جائے وہ ماں اتنا ہی زیادہ اس بچے کو اپنے سینے سے چمٹا لیتی ہے بالکل اسی طرح خدا تعالیٰ کا سلوک بھی جماعت کے ساتھ نظر آ رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب کے وقت کا وہ روح پرور نظارہ جب پہلی دفعہ عالمی سطح پر دکھایا گیا جب ایک ہاتھ پر اٹھنے اور بیٹھنے والی جماعت کے سربراہ کے ایک اشارہ پر 30,000 مرید سڑکوں پر ہی بیٹھ گئے۔ جب اپنے امام کی جدائی سے بیقرار دنیا بھر کی روحوں نے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر روح کا قرار پا لیا، جب تھکن سے چور آزردہ روحیں اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو خلیفۃ المسیح نے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا اور ان کے درد کا درماں بن گئے۔ یہ نظارہ جہاں فدائیان خلافت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ تھا وہیں مخالفین احمدیت اور مخالفین خلافت خدا تعالیٰ کی ان تائیدات کو دیکھ کر جل بھن گئے اور جماعت کی مخالفت میں اور تیز ہوگئے اور خدا تعالیٰ کے جلائے ہوئے اس چراغ کو بجھانے کے لئے اور زیادہ سرگرم ہوگئے۔ وہ مخالفت جو کسی ایک ملک میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے شدت اختیار کرتی تھی ایک دم تمام دنیا میں پھیل گئی اور مستقل صورت اختیار کرگئی۔ بھارت ہو یا بنگلہ دیش، پاکستان ہو یا انڈونیشیا مخالفت کی اس قدر تیز آندھیاں چلیں کہ مخالفین نے اپنا پورا زور جماعت احمدیہ کو مٹانے میں لگا دیا۔ کہیں 8 احمدیوں کو مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا تو کہیں ایک ہی دن میں سفاک دہشت گردوں نے 92 احمدیوں کو شہید کردیا، کسی جگہ جماعت کی مساجد کو جلایا اور جماعت کو ban کرنے کی کوشش کی تو کسی جگہ درندہ صفت ظالموں نے مساجد سے لوگوں کو نکال کر ڈنڈے اور پتھر مار مار کر نہ صرف شہید کیا بلکہ لاشوں کو مسخ بھی کیا اور اس طرح اپنی درندگی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ ایشیاء تو ایشیاء یورپ اور افریقہ میں بھی جماعت کی مخالفت عروج پر پہنچ گئی۔ جماعت کی مساجد کے خلاف جلوس نکالے جانے لگے حتیٰ کے جرمنی میں تو جماعت کی مسجد پر حملہ کرنے کی بھی کوشش کی گئی لیکن دشمن کی تمام کارروائیاں اپنے مقصد کے حصول میں ناکام رہیں۔ بدقسمت ظالم نہ جانتے تھے کہ یہ جماعت کس خمیر سے بنی ہے اور ان کے لئے دعائیں کرنے والی وہی ہستی ہے جس کو خدا نے خود مامور کیا ہے۔ بلاشبہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی پرسوز دعائیں ہی تھیں کہ آپ کے ایک فون نے شہداء کے ورثا کو ایسی تسلی دی کہ جو ساری دنیا کی عزاپرسی بھی ان کو نہ دے سکتی۔ ساری دنیا ان کی اس حوصلہ مندی اور برداشت پر حیران تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ ان کی یہ حالت کیوں ہے؟ ہاں اسی لئے کہ ان کے لئے ایک شخص ان کا درد رکھنے والا اور اپنی راتوں میں ان کے لئے بے قرار ہوکر دعائیں کرنے والا ہے اور وہ وہ شخص ہے جس کی دعائیں آج رحمت الٰہی کو جذب کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔

حضور انور کی دعاؤں اور والہانہ قیادت نے ان مخالفتوں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو ترقی کی نئی شاہراہوں پر ڈال دیا۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کی راہ میں پڑی تمام رکاوٹوں کے باوجود جماعت کو اس قدر ترقیات عطا کیں کہ انٹرنیشنل میڈیا نے بھی ان کو کوریج دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اس ذریعہ سے بھی پورا ہوگیا۔ جماعت احمدیہ کو اس دوران مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ”بیت الفتوح، سرے“ بنانے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ Scandanavia کی سب سے بڑی مسجد ”بیت النصر، اوسلو، ناروے“، کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد ”بیت النور، کیلگری، کینیڈا“ اور مشرقی برلن جہاں مسجد بنانا ایک خواب سمجھا جاتا تھا وہاں ”مسجد خدیجہ“ بنانے کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ کے چینل MTA کی نشریات جو دوسرے ممالک کے لئے تھیں اب وہ MTA3 کے ذریعہ عرب بھائیوں میں بھی انقلاب پیدا کرنے لگیں۔ عالمی بیعتوں کے ذریعہ دنیا بھر کے لوگ خلیفۃ المسیح سے عہد وفا باندھنے لگے۔ صرف گزشتہ ایک سال میں اللہ تعالیٰ نے جو افضال جماعت احمدیہ پر کئے ہیں انمیں سے چند کا تذکرہ آپ کی خدمت میں پیش کردیتا ہوں۔

گزشتہ ایک سال میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو 8 لاکھ 80 ہزار 822 افراد جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے۔ گزشتہ سال دو نئے ممالک کے اضافے کے ساتھ جماعت احمدیہ اب تک دنیا کے 200 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ گزشتہ ایک سال میں جماعت کے 121 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا اس طرح اب تک 102 ممالک میں جماعت احمدیہ کے 2325 مشن ہاؤسز قائم ہو چکے ہیں۔ پھر گزشتہ صرف ایک سال میں 1118 نئے مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا۔

غرض خدا تعالیٰ کی تائیدات ہر میدان میں اپنا زور دکھا رہی ہیں اور ان تمام حالات کو دیکھ کر ایک عام فہم کا آدمی بھی اقرار کرے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ آج بھی اس خلافت سے وابستہ جماعت کے حق میں پورے ہورہے ہیں جو آپ نے فرمایا تھا:

”اے لوگو! تم یقینا سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دُعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہوجائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور مُنہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سُستی کروں اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حیّ وقیّوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اِسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقینا سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔“

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 50)

مخالفین احمدیت کی دشمنیوں اور ظالمانہ حرکات کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو امن، صلح پسندی اور ملکی قانون کی پاسداری کی تعلیم دی۔ حضور انور کے اس حکم نے جماعت کی نیک نامی میں اضافہ کیا اور دنیا کے ہر خطہ میں موجود اہل شعور طبقہ جماعت احمدیہ کے اس فعل سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ مثلاً بنگلہ دیش میں ہونے والے فسادات کے بعد جماعت احمدیہ کے امن پسندانہ رویہ نے جس انداز میں وہاں اہل شعور لوگوں کو حیران کیا اس کا تذکرہ ایک اخبار اس طرح کرتا ہے:

Brushing aside any plan for street agitation to press the government to withdraw the ban, Tareq said, "We came under attacks at different times since the independence but never opted for any violent protest."

He went on, "Our Caliph Mirza Masroor Ahmad has strongly instructed us to keep faith in Allah and not to violate the law of the land."

(The Daily Star 11 january 2004)

ترجمہ:

حکومت نے جو ban جماعت احمدیہ پر لگایا ہے اس کے خلاف دباؤ ڈالنے کے لئے سڑکوں پر مہم چلانے کے امکان کو کلیتاً رد کرتے ہوئے ہمارے احمدی دوست نے ہمیں بتایا کہ ”آزادی کے بعد سے ہمیں کئی دفعہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا لیکن ہم نے کبھی پرتشدد احتجاج کا راستہ اختیار نہیں کیا۔“ انہوں نے مزید بتایا کہ ”ہمارے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب نے جماعت کو تاکیدی نصیحت کی ہے کہ وہ ہرگز ملک کا قانون نہ توڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔“

امریکی اخبار The Baltimore Sun نے اپنے ایک مضمون میں عرب میں ہونے والے فسادات اور اس کے عالمی اثرات پر جہاں چند مفاد پرست متشدد مذہبی راہنماؤں کے تاثرات شائع کر

کے ان کی مذمت کی وہاں جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے ایک احمدی کے یہ الفاظ درج کئے

I am an Ahmadiyya Muslim, and I follow the teachings of our leader, Mirza Masroor Ahmad. On Oct. 11 2010, he reminded this worldwide community, "As citizens of any country, we Ahmadi Muslims will always show absolute love and loyalty to the state. Whenever a country requires its citizens to make sacrifices, the Ahmadiyya Muslims will always be ready to bear such sacrifices for the sake of the nation."

(The Baltimore Sun, (America) 10 november 2010)

ترجمہ:

''میں ایک احمدی مسلمان ہوں اور میں اپنے لیڈر مرزا مسرور احمد صاحب کی ہدایات پر عمل کرتا ہوں۔ 11 اکتوبر 2010 کو انہوں نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو یہ ہدایت دی ہے کہ کسی بھی ملک کا شہری ہونے کے ناطے، احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک سے کامل محبت اور وفا کا اظہار کرے۔ جب کبھی بھی ہمارا ملک ہم سے کسی بھی قسم کی قربانی مانگے تو قوم کی خاطر قربانی دینے کے لئے ایک احمدی کو ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔''

مخالفین احمدیت نے جتنا زور جماعت کو کمزور اور بدنام کرنے کی مذموم سازشوں میں صرف کیا جماعت کی نیک نامی اس سے سوگنا تیزی سے پھیلنے لگی یہاں تک کہ بادشاہ خلیفۃ المسیح کے قدموں سے برکت ڈھونڈنے میں فخر محسوس کرنے لگے۔ برطانیہ کی پارلیمنٹ میں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرکۃ آراء خطاب ہو یا ناروے یا کینیڈا کے وزراء اعظم کی ملاقاتیں یا گھانا کے صدر مملکت کی حضور کی خدمت میں تشریف آوری۔ جو بھی آپ سے ملا آپ کی بلند نظری، اولوالعزمی، فکر رسا اور اعلیٰ اخلاق کا معترف نظر آیا۔

کینیڈا کے شہر کیلگری میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت النور کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا کے وزیر اعظم نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو جن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اس کا بیان مشہور جریدے ٹیلی گرام کے ہفتہ وار ایڈیشن The Weekend Telegram نے ان الفاظ میں کیا:

The group's global spiritual leader, Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, was also there along with followers from around the world.

The prime minister praised the Ahmadiyya leader as a "courageous champion of religious freedom and of peace," and applauded him for denouncing anyone who perverts faith by using it as a justification for violence.(T h e weekend telegram 6 july 2008)

''جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی سربراہ مرزا مسرور احمد صاحب بھی اس موقعہ پر اپنے دنیا بھر سے اکٹھے ہوئے مریدین کے ساتھ تھے۔ وزیر اعظم کینیڈا نے احمدیہ جماعت کے سربراہ کی تعریف ان الفاظ میں کی کہ وہ مذہبی آزادی اور امن کے بہادر Champion ہیں اور ساتھ ہی آپ کے اس بیان کو بہت سراہا کہ آپ نے ہر اس شخص کی مذمت کی ہے جو مذہب کو بگاڑ کر اسے تشدد کی وجہ بناتا ہے۔''

سری لنکا کے وزیر اعظم نے حضرت خلیفۃ المسیح کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر جس انداز میں تہنیتی پیغام بھجوایا اس کا ذکر کرتے ہوئے سری لنکا کا ایک اخبار لکھتا ہے۔

Best wishes from PM

Prime Minister Mahinda Rajapakse has sent his best wishes to the participants of the Ahmadiyya Muslim convention.

In a message addressed to His Holiness Hazrat Mirza Masroor Ahmad, Supreme Head of the Worldwide Ahmadiyya Muslim Community, London, United Kingdom, the Prime Minister states: "It is my privilege to convey to you my greetings and to extend my best wishes to the participants of the International Ahmadiyya Muslim Convention that takes place from July 30 to August 1 at Islamabad, Tilford, Surrey.

The convention provides yet another opportunity for the Ahmadiyya Muslim Jama'at to re-dedicate itself to the service of mankind and to mobilise its members in the support of peace in the world.

I wish to commend the Jama'at for extending it's services to people in various parts of the world across the barriers of race, religion and colour. I hope your message of universal brotherhood will reach all communities in all parts of the world."

(The Daily News Srilanka 31 july 2004)

ترجمہ:

''وزیر اعظم نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والے احباب کو اپنی طرف سے نیک تمناؤں کا تحفہ بھجوایا ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب کو اپنے ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ ''میری خوش قسمتی ہے کہ میں آپ کو اپنی نیک تمناؤں کا پیغام دے رہا ہوں اور جلسہ کے شرکاء کو بھی یہ تہنیتی پیغام پہنچا رہا ہوں۔ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کو ایک اور موقعہ فراہم کر رہا ہے کہ وہ اپنی خدمت خلق کی پالیسی کا اعادہ کریں اور دنیا بھر میں امن کے قیام کے لئے اپنے ممبران کو دنیا بھر میں پھیلا دے۔

میں آپ کی ان خدمات کی تعریف کرنا چاہتا ہوں جو آپ دنیا کے مختلف حصوں میں بلاتفریق رنگ و نسل اور مذہب سرانجام دے رہے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ اللہ کرے کہ آپ کا یہ عالمی بھائی چارے کا پیغام دنیا کے ہر گوشے میں ہر گروہ تک پہنچے۔''

اپنے دور خلافت میں جہاں آپ ایک طرف دنیا کو امن کا درس دیتے رہے اور انہیں اسلام کے حقیقی مفہوم سے آگاہ کرتے رہے وہیں آپ نے جماعت کی تربیت کے لئے مختلف تحاریک بھی کیں ۔ یہ تحریکات بھی کیونکہ خدا تعالیٰ کی خالص راہنمائی کے نتیجہ میں تھیں اس لئے ان ساری تحاریک کے سر کامیابیوں کے سہرے بندھتے رہے۔ اپنے تو اپنے غیر بھی ان سے بے حد متاثر ہوئے جن کا اظہار دنیا بھر کی اخبارات نے بھی کیا۔ لیکن اس امر کو موجب طوالت سمجھتے ہوئے میں صرف حضور انور کی چند بابرکت تحاریک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ جن کے نتائج آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں:

دعاؤں کی تحریکات

آپ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی سب سے پہلی جو تحریک فرمائی وہ دعا کی تحریک تھی۔

آپ نے فرمایا:

''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔''

(الفضل 24/ اپریل 2003ء)

آپ نے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''میں دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ میرے لئے بھی بہت دعا کریں۔ بہت دعا کریں۔ بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھ میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا فرمائے جن سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی خدمت کر سکوں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2003ء)

پھر فرمایا:

''آخر میں میں ایک دعا کی بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں بنگلہ دیش کے حالات کافی Tense ہیں بڑے عرصہ سے بڑے خراب ہیں اور آج بھی مخالفین نے بڑی دھمکیاں دی ہوئی ہیں مسجدوں پر حملے کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ جماعت کو ہر شر سے بچائے اور درس کے دوران بھی میں نے دعا کی ایک تحریک کی تھی اب دوبارہ کرتا ہوں یہ دعا خاص طور پر اور دعاؤں کے ساتھ یہ بھی ضرور کیا کریں اور جیسا کہ میں نے کہا تھا ہر نئی خلافت کے بعد اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو خواب کے ذریعہ سے اللہ نے سکھائی۔ حضرت مسیح موعودؑ خواب میں آئے تھے اور کہا تھا کہ یہ دعا جماعت پڑھے۔

'' رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَاوَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ ''(آل عمران:۹)

یعنی اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

یہ دعا بہت کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین (بدر 2 مارچ 2004ء)

مساجد کی تعمیر کی تحریکات

جرمنی کے تمام شہروں میں خلافت خامسہ کے دور میں مساجد بنانے کی تحریک کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ عہد کریں کہ سو مساجد کیا وہ تو ہم چند سالوں میں بنا لیں گے اگر خدا توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں تو ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے تو یہ عہد آپ کریں تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی مدد بھی کرے گا اور اللہ تو کہتا ہے کوشش کرو اور مجھ سے مانگو اور میں دوں گا۔''

امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اپنے حوصلے بھی بڑھائیں گے اپنے ٹیلنٹ بھی بڑھائیں گے اور اپنی کوشش بھی بڑھائیں گے اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔ آمین۔

(خطاب بر موقع افتتاح مسجد الہدی 7 ستمبر 2004ء)

اسپین میں ویلنسیا کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

''میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ سو سال بعد اس ملک میں مذہبی آزادی ملتے ہی جماعت احمدیہ نے مسجد بنائی اور اب اس کو بنے بھی تقریباً ۲۵ سال ہونے لگے ہیں اب

وقت ہے کہ اسپین میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پہ نظر آئیں جماعت احمدیہ اب مختلف شہروں میں قائم ہے.......... اور جماعت کے جو مرکزی ادارے میں یا دوسرے صاحب حیثیت افراد ہیں اگر خوشی سے کوئی اس مسجد کے لئے دینا چاہے گا تو دے دیں اس میں کوئی روک نہیں ہے لیکن تمام دنیا کی جماعت کو یا احمدیوں کو میں عمومی تحریک نہیں کر رہا کہ اس کے لئے ضرور دیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 14 جنوری 2005ء)

۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ اوسلو ناروے سے یہ تحریک فرمائی کہ ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اوسلو ناروے میں مساجد جماعت کی ضرورت کے لئے بہت کم ہیں اور حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدا کرے آپ کو بہت جلد اس جگہ پر جماعت کی ضرورت کے پیش نظر وسیع اور خوبصورت جامع مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا کرے اور یہ آپ کے لئے ایک حسین یادگار ہے تا کہ آپ کی آنے والی نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد کرتی رہیں۔

(خطبہ جمعہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء)

پرتگال میں مسجد بنانے کی تحریک کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

’’اسپین کے دورے کے دوران ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ پرتگال سے جو ساتھ ہی وہاں ملک ہے جماعت کے احباب چلے آئے ہوتے تھے ان کی عاملہ بھی تھی ان سے میٹنگ ہوگئی۔ ابھی تک وہاں بھی مسجد نہیں ہے اور مسجد نہ ہونے کی وجہ سے نو مبائعین کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے کیونکہ اکثر افریقن اور عرب ملکوں کے مسلمانوں میں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ تو وہاں بھی میں نے ان کو کہا ہے کہ جلد از جلد مسجد بنائیں اور وہاں اللہ تعالیٰ نے ایسی صورت پیدا کر دی ہے مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی ہوگی کہ وہیں سے مسجد کے اخراجات کے سامان بھی مہیا ہو جائیں گے۔ ایک پرانا گھر ہے جس کو بیچ کر نئی جگہ خریدی جا سکتی ہے اور تعمیر بھی ہو سکتی ہے اور اگر تھوڑا بہت کچھ ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ مرکز سے پوری ہو جائے گی۔‘‘

مالی تحریکات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے طاہر فاؤنڈیشن کا قیام کیا اور فرمایا:

’’اب آخر میں اعلان کرنا چاہتا ہوں مختلف لوگوں نے توجہ دلائی خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبہء اسلام کے لئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطابات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں، ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے تو سوچ کے بعد فیصلہ کیا کہ ایک ادارہ طاہر فاؤنڈیشن کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کے لئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی، بورڈ آف ڈائریکٹر ہوگا۔ ۲۰ ممبران پر مشتمل ہوگا اور اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں ہوگی۔ کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے مختلف زبانوں کے کام ہیں اور جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈز مہیا کریں گی لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ جو کوئی اپنی خوشی سے اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان کو اجازت ہوگی۔ دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔ تو دعا کریں جو کمیٹی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے اور اس کے بعد یہ سیشن اب ختم ہوتا ہے اب دعا کرلیں۔‘‘ (بدر 7 تا 14 اکتوبر 2003ء)

حضور انور نے احباب جماعت کو نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

اس نظام کو قائم کئے 2005ء میں انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ 1905ء میں آپ علیہ السلام نے اسے جاری فرمایا تھا لیکن جیسا کہ متعدد جگہ حضرت مسیح موعودؑ اس نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دے چکے ہیں............ لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا نہیں ہو رہا ہے .... آج ننانوے سال کے پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لے کر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم 15000 نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں............

لیکن میری خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم 50٪ تو ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔‘‘

(اختتامی خطاب فرمودہ یکم اگست 2004ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ انگلستان)

اس تحریک کا جو اثر ہوا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب کہ ساری دنیا میں بحران چلا آ رہا ہے جماعت احمدیہ مالی قربانی میں پہلے سے بڑھ رہی ہے اور ہر سال کی طرح اس دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر بہت بڑی قربانی جماعت نے پیش کی ہے۔ اور مختلف واقعات ہیں اس کے بھی۔ نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں ہزار تھی۔ آخری مسل کا نمبر تھا اور ایک لاکھ کی جو میں نے خواہش ظاہر کی تھی اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اب ایک لاکھ پانچ ہزار تین سو ستتر 105377 ہو چکی ہے۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2009 دوسرے دن کا خطاب)

پھر حضور نے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’میں آج تحریک کرتا ہوں خاص طور پر جماعت کے ڈاکٹرز کو اور دوسرے احباب بھی عموماً اگر شامل ہونا چاہیں تو حسب توفیق شامل ہو سکتے ہیں جن کو توفیق ہو گنجائش ہو یہ طاہر انسٹیٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی تحریک ہے ...... اس لئے میں احمدی ڈاکٹروں سے خصوصاً کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر بڑا فضل فرمایا ہے اور خاص طور پر امریکہ اور یورپ کے جو ڈاکٹر صاحبان ہیں اسی طرح پاکستان میں بھی بعض ایسے ڈاکٹرز ہیں جو مالی لحاظ سے بہت اچھی حالت میں ہیں۔ اگر آپ لوگ خدا کی رضا حاصل کرنے اور غریب انسانیت کی خدمت کے لئے اس ہارٹ انسٹیٹیوٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیں تو یقینا آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن کو خدا بے انتہا نوازتا ہے...... اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے کیونکہ میرے وقت میں شروع ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ اللہ سے امید ہے کہ وہ خواہش پوری کرے گا جیسا ہمیشہ کرتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 3 جون 2005ء)

حضور انور نے یتامیٰ اور مساکین سے حسن سلوک کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’جماعت میں یتیموں کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلے میں جماعت دل کھول کر امداد کرتی ہے‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کے امراء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامیٰ کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں با قاعدہ سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں کے یتامیٰ کو سنبھالیں مسکینوں میں ایسے تمام لوگ آ جاتے ہیں جن پر کسی قسم کی تنگی ہے پھر تمہارے بہت زیادہ حسن سلوک کے مستحق ہمسائے بھی ہیں۔‘‘

(الفضل 13 فروری تا 19 فروری 2004ء)

بنی نوع انسان کی خدمت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

’’جماعتی سطح پر ہمیں دنیا بھر میں خدمت خلق کی توفیق مل رہی ہے میں دنیا کے تمام احمدی ڈاکٹرز، وکیلوں، ٹیچروں اور دوسرے پیشہ ور احباب سے تحریک کرتا ہوں کہ ضرورت مندوں کی خدمت کریں اس کے نتیجہ میں اللہ آپ کے اموال اور اخلاص میں برکت ڈالے گا۔‘‘ (الفضل 3 تا 9 اکتوبر 2003ء)

ریلیف فنڈ ایران کے تعلق سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:

’’گذشتہ دنوں ایران میں ایک خوفناک زلزلہ آیا بڑی تباہی پھیلی ہے...... ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے لئے دعائیں بھی کی جائیں اور مالی مدد بھی۔ مختلف ملکوں میں میرا خیال ہے ایسے طریقہ کار رائج ہوں جو ان تک پہنچ سکیں بہر حال ہر ملک میں جو امراء ہیں وہ اپنے اپنے حالات کے مطابق جائزہ لے کر کوئی لائحہ عمل تجویز کریں اور ان ...... آفت زدہ لوگوں کی خدمت کی کوشش کریں۔‘‘

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 2003ء بحوالہ بدر 27 جنوری 2004ء)

متفرق تحریکات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کی تحریک کی اور فرمایا:

’’تعلیم حاصل کرنا ہمارے بچوں کا حق ہے اس کے لئے جتنی کوشش کی جائے کم ہے اس کے لئے میں والدین سے ماؤں سے باپوں سے کہتا ہوں خواہ وہ پڑھے ہوئے ہوں یا ان پڑھ ہوں بچوں کو تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ آئندہ اس کے بغیر گذارہ نہیں۔ بچے صرف اس لئے نہیں ہونے چاہئیں کہ وہ بڑے ہو کر ہاتھ بٹائیں گے Farming میں ہماری مدد کریں بلکہ بچوں کا جو حق ہے وہ ادا کریں کہ ان کی تربیت کریں اور تعلیم دلوائیں۔‘‘

(بحوالہ الفضل 23 اپریل 2004ء)

آپ نے افریقہ میں مساجد مشن ہاؤسز سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیرات کے سلسلہ میں خدمت کے لئے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کو آگے آنے کی تحریک کی اور فرمایا:

’’ہر احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی تمام تر قابلیت اور صلاحیت کو جماعت کی بہتری کے لئے کام میں لائے اگر ہم میں سے ہر ایک اس قسم کی سوچ اپنے اندر تشکیل دے لے اور اس کے مطابق ہر انجینئر کمپیوٹر سائنٹسٹ، ریسرچ ورکر اور ڈاکٹر جماعت کی خدمت کے لئے آگے آئے تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل نازل کرے گا اور آپ کی کوششوں کو پہلے سے زیادہ برکت دے گا۔ اللہ

تعالیٰ ہمیں جماعت کے لئے مفید بنائے۔''

''افریقی ممالک کے حالیہ دورے میں میں نے محسوس کیا ہے کہ صاف پانی کا مہیا نہ ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے جس کے لئے آپ کی ماہرانہ خدمات کی ضرورت ہے .... اس مقصد کے لئے میں آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے یورپین چیپٹر کو خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک تفصیلی سروے کرکے ایک رپورٹ تیار کریں کہ ہم کس طرح سے کم قیمت پر ڈرلنگ کرکے افریقہ کے ان ممالک میں زیادہ ہینڈ پمپ لگا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جماعت ان ممالک میں مختلف مقاصد کے لئے عمارات تعمیر کر رہی ہے مثلاً مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز ہسپتال وغیرہ اس کے لئے بھی سول انجینئرز اور آرکیٹیکٹ کو ان ممالک میں خدمت کی غرض سے جانا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ میں سے اکثر سفر کے تمام اخراجات آسانی سے خود برداشت کر سکتے ہیں۔''

''مجھے امید ہے کہ آپ میں کچھ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے وقف عارضی کے تحت ان ملکوں میں جائیں گے اور ہمیں یہ مشورہ دیں گے کہ ہم کس طرح کم خرچ پر یہ عمارات بنا سکتے ہیں جو کہ کم خرچ کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی نظر آئیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 4 جون تا 10 جون 2004ء)

اسلام سلامتی کا پیغام ہے ہر احمدی کو اس کو دنیا میں پھیلانا چاہئیں اس پیغام کو عام کرنے کی تحریک کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

''پس ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے طفیل اللہ تعالیٰ کے اس سلام کو حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ سلام حضرت اقدسؑ کے ساتھ آپؑ کی جماعت کو بھی ہے آپؑ کا مقصد ایک پاک جماعت کا قیام تھا اور نیک انجام اس جماعت کے لئے بھی ہے جیسا کہ اس میں بتایا گیا ہے لیکن ہر فرد جماعت کو سلامتی پھیلا کر انفرادی طور پر بھی ان برکات سے حصہ لینا چاہئے تا کہ فتح وظفر کی جو خوشخبری اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس کی برکات سے ہر ایک حصہ لے سکے۔ اس لئے میں پھر کہتا ہوں کہ اس سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک بھی پھیلائیں اور آپس میں بھی مومن بنتے ہوئے محبت اور پیار کی فضا پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی ابدی جنتوں کے وارث بنیں۔ جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء بمقام زیورک)

آنحضرتؐ پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں کے جواب دینے کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی خصوصی ٹیمیں تیار کرنے کی تحریک کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

''بہرحال ایسے لوگ جو یہ لغویات، فضولیات اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں اس کے لئے گزشتہ ہفتے میں نے کہا تھا کہ جماعتوں کو انتظام کرنا چاہئے۔ مجھے خیال آیا کہ ذیلی تنظیمیں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہوں کہ وہ بھی ان چیزوں پر نظر رکھیں کیونکہ لڑکوں، نوجوانوں کی آج کل انٹرنیٹ اور اخباروں پر توجہ ہوتی ہے دیکھتے بھی رہتے ہیں اور ان کی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ نظر رکھیں اور جواب دیں۔

اس لئے یہاں خدام الاحمدیہ بھی کم از کم 100 ایسے لوگ تلاش کرے جو اچھے پڑھے ہوں اور اسی طرح لجنہ اپنی 100 نوجوان بچیاں تلاش کرکے ٹیم بنائیں جو ایسے مضمون لکھنے والوں کے جواب مختصر خطوط کی صورت میں ان اخبارات کو بھیجیں جن میں ایسے مضمون آتے ہیں یا خطوط آتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 18 فروری 2005ء)

آپ کے دور خلافت میں اسلام پر ہونے والے حملوں میں بھی تیزی آ گئی، لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے ہر محاذ پر دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا اور انہیں اپنے ارادوں میں ناکام رہنا پڑا۔ آنحضرت ﷺ کی شان کے خلاف گستاخانہ خاکے بنانے کا پروگرام ہو یا قرآن مجید کو جلانے کے ناپاک عزائم، خواہ وہ ہالینڈ یا کسی اور ملک کے وزراء کے اسلام کے خلاف بیان ہوں یا پوپ کی طرف سے جاری کردہ گستاخانہ بیان۔ ہر محاذ پر جماعت احمدیہ ہی نے موثر انداز میں اسلام کا دفاع کیا۔ جہاں جہاں بھی ایسا واقعہ ہوا اخباروں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ردعمل کو خصوصی اہمیت دی۔ چنانچہ نیویارک کے اخبار The Daily News نے اپنی 10 اپریل 2009 کی اشاعت میں زیر عنوان "Where is the Muslim pope? The question is more pressing than ever" (یعنی مسلمانوں کا پوپ کہاں ہے؟)، مسلمانوں میں ایک لیڈر کی اور ان کی طرف پوپ کے بیان کے خلاف مسلمانوں کی بکھری ہوئی جدوجہد کو واضح کرنے کے بعد لکھا:

For millions of Muslims, the war within Islam is more important than the war against Islam.

ترجمہ:

''کئی ملین مسلمانوں کے لئے اسلام کی بیرونی جنگ سے زیادہ اسلام کی اندرونی جنگ اہمیت رکھتی ہے۔''

پھر جماعت احمدیہ اور ان کے امام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

The Ahmadiyya Muslim Community - a dynamic, fast-growing international revivalist movement within Islam - boasts of having the only thriving Islamic caliphate in the Muslim world. Its current caliph, His Holiness Mirza Masroor Ahmad, advocates a resurgence of Islam's true and essential teachings. For example, addressing a cadre of American journalists and intellectuals at a special gathering in Virginia last June, he proclaimed: "Violent jihad is unlawful in Islam and constitutes a grave sin." His community is the foremost Islamic organization to endorse a separation of mosque and state. He cautions against irrational interpretations of Quranic pronouncements and misapplications of Islamic law. Despite the vibrancy of his message, his Community faces brutal persecution in much of the Islamic world.

Many hope that Ahmad - or some other Khalifa - will begin to rid the Muslim world of extremism through a central and unifying message of peace and tolerance.

ترجمہ:

''احمدیہ مسلم جماعت جو ایک بہت تیزی سے ترقی کرنے والی اور تجدید دین کرنے والی جماعت ہے، اس کا دعویٰ ہے کہ اس وقت ان کے پاس حقیقی معنوں میں اسلامی خلافت موجود ہے۔ ان کے موجودہ خلیفہ حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب اسلام کی حقیقی تعلیم کے پرچار میں بہت زور و شور سے مصروف ہیں۔ مثلاً پچھلے جون میں انہوں نے ورجینیا امریکہ میں صحافیوں اور دانشوروں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ 'باغیانہ جہاد اسلام میں حرام اور ایک کبیرہ گناہ تصور کیا جاتا ہے۔'' حضرت مرزا صاحب کی جماعت اسلامی جماعتوں میں سے صف اول کی جماعت ہے جو مسجد اور کاروبار ریاست کو علیحدہ علیحدہ رکھنے کے حق میں آواز اٹھاتی ہے۔ آپ بار بار لوگوں کو اسلام اور قرآن مجید کی غیر منصفانہ تشریحات کرنے سے منع کرتے رہتے ہیں۔ آپ کے پیغام کی عمدگی کے باوجود آپ کی جماعت کو بیشتر اسلامی ممالک میں ایذا رسانی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

بہت سارے لوگوں کی امیدیں اس بات سے وابستہ ہیں کہ احمد، یا کوئی اور خلیفہ مسلمانوں کو ایک مرکزی اور متحد کرنے والی قوت بن کر انتہا پسندی سے نجات دلائے اور ان میں برداشت اور امن کی خصوصیات پیدا کردے۔''

آنحضور ﷺ کے بارہ میں توہین آمیز بیانات پر حضور انور کے ردعمل کا ذکر کرتے ہوئے ایک آن لائن جریدے PRNewswire نے اپنی 6 فروری 2006 کی اشاعت میں لکھا:

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad -- the Spiritual Head of 200-million strong Ahmadiyya Muslim Community in 182 countries -- also said faith leaders should stand united against assaults on religious sensitivities.

Hadhrat Ahmad said that the regard with which Muslims held the Prophet Muhammad (peace be on him) is inestimable and they therefore found it incomprehensible why a Prophet of God should be depicted in such a way.

He said: "I would like to condemn unreservedly the behaviour of some of the newspapers portraying the Holy Prophet of Islam, Mohammad (peace be on him) in an offensive and uncouth manner.

"It is a sad day when the media -- that is supposed to inform, educate and create understanding and harmony among different races and religions -- deliberately provokes and aggravates the religious sensitivities by insulting the Founder of the great religion of Islam."

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جو 200 ملین سے زیادہ پر مشتمل اور 182 سے زائد ممالک میں موجود ایک مضبوط جماعت احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی سربراہ ہیں نے فرمایا کہ تمام مذاہب کے لیڈروں کو مذہبی احساسات پر ہونے والے حملوں کے خلاف متحد ہو جانا چاہئے۔

حضرت احمد نے فرمایا کہ وہ احترام جو مسلمانوں کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے اس کی شدت کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ اس لئے جس طریقہ سے رسول اللہ ﷺ کا تمسخر اڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ مسلمانوں کے لئے قابل برداشت نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جس طرح بعض اخبارات رسول اللہ ﷺ کی تصاویر پیش کر رہے ہیں میں اس طریق کی سخت مذمت کرتا ہوں۔ یہ ایک بہت افسوسناک بات ہے کہ وہ میڈیا جو لوگوں میں امن اور آشتی پھیلانے والا ہونا چاہئے اور ان کو امن کی تعلیم دینے والا ہونا چاہئے وہ آج جان بوجھ کر بانی اسلام کے متعلق لوگوں کے جذبات بھڑکا کر فتنہ پیدا کر رہا ہے۔''

غرض خلافت خامسہ کے بابرکات دور میں ہم نے ہر طرح جماعت احمدیہ کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائیدات کا مشاہدہ کیا، ہر میدان میں اللہ تعالیٰ کے بے

شمار افضال نازل ہوئے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ خواہ وہ جماعتی ترقی کے میدان ہوں یا دنیا کی راہنمائی اور رہبری کے میدان، وہ میدان امن پھیلانے کے ہوں یا دشمنوں سے اسلام کا دفاع کرنے کے، وہ میدان جماعت کی قربانیوں کے ہیں یا دشمنوں کی ذلت اور خواری کے ہر میدان میں ہمیں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا فاتحانہ شان سے گڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ مندرجہ بالا تمام امور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس کی طرف متوجہ کرتے ہیں جو حضور نے فرمایا کہ:

''مردانِ خدا جو خدا تعالیٰ سے محبت اور مودّت کا تعلق رکھتے ہیں وہ صرف پیشگوئیوں تک اپنے کمالات کو محدود نہیں رکھتے ان پر حقائق اور معارف کھلتے ہیں اور دقائق و اسرار شریعت اور دلائل لطیفہ حقّانیت ملّت ان کو عطا ہوتے ہیں اور اعجازی طور پر ان کے دل پر دقیق در دقیق علومِ قرآنی اور لطائف کتاب ربّانی اتارے جاتے ہیں اور وہ ان فوق العادت اسرار اور سماوی علوم کے وارث کئے جاتے ہیں جو بلا واسطہ موہبت کے طور پر محبوبین کو ملتے ہیں اور خاص محبت ان کو عطا کی جاتی ہے اور ابراہیمی صدق وصفا اُن کو دیا جاتا ہے اور رُوح القدس کا سایہ اُن کے دلوں پر ہوتا ہے۔ وہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا اُن کا ہو جاتا ہے۔ ان کی دُعائیں خارق عادت طور پر آثار دکھاتی ہیں۔ اُن کے لئے خدا غیرت رکھتا ہے وہ ہر میدان میں اپنے مخالفوں پر فتح پاتے ہیں۔ اُن کے چہروں پر محبت الٰہی کا نُور چمکتا ہے۔ اُن کے در و دیوار پر خُدا کی رحمت برستی ہوئی معلوم ہوتی ہے وہ پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ خدا اُن کیلئے اس شیرِ مادہ سے زیادہ غصّہ ظاہر کرتا ہے جس کے بچے کو کوئی لینے کا ارادہ کرے۔ وہ گناہ سے معصوم۔ وہ دشمنوں کے حملوں سے معصوم۔ وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ وہ آسمان کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ خدا عجیب طور پر اُن کی دعائیں سُنتا ہے اور عجیب طور پر اُن کی قبولیت ظاہر کرتا ہے یہاں تک کہ وقت کے بادشاہ اُن کے دروازوں پر آتے ہیں۔ ذوالجلال کا خیمہ اُن کے دلوں میں ہوتا ہے اور ایک رُعب خدائی اُن کو عطا کیا جاتا ہے اور شاہانہ استغنا اُن کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور اہلِ دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں۔ فقط ایک کو جانتے ہیں اور اُس ایک کے خوف کے نیچے ہر دم گداز ہوتے رہتے ہیں۔ دنیا اُن کے قدموں پر گری جاتی ہے گویا خدا انسان کا جامہ پہن کر ظاہر ہوتا ہے وہ دنیا کا نُور اور اس ناپائیدار عالم کا ستون ہوتے ہیں وہی سچا امن قائم کرنے کے شہزادے اور ظلمتوں کے دُور کرنے کے آفتاب ہوتے ہیں۔ وہ نہاں در نہاں اور غیب الغیب ہوتے ہیں کوئی ان کو پہچانتا نہیں مگر خدا۔ اور کوئی خدا کو پہچانتا نہیں مگر وہ۔ وہ خدا نہیں ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ خدا سے الگ ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 176,177)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس خدا نما وجود سے بھرپور فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ❁❁❁

بقیہ اداریہ از صفحہ 2

کی خستہ حالی کا تذکرہ کرتے ہوئے اسلامی شریعت کو ہدفِ انتقام ٹھہراتے ہیں۔ وہ بے چارے کبھی پیروانِ اسلام میں عورتوں کے حق شہادت، کثرت ازدواج، پردے، اسی طرح عورتوں کی معاشی بدحالی وغیرہ امور پر حملہ آور ہوتے ہیں تو کبھی عورتوں کی سیاسی بدحالی اور تعلیم میں پچھڑے پن پر روتے ہیں۔ اور ان سب امور کیلئے اسلامی تعلیمات کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض مسلم ممالک میں عورت پر مذہب کے نام پر تشدد اور زیادتی کو روا رکھا جاتا ہے اور ذاتی مفاد اور نفع کیلئے کئے جانے والے مظالم کو مذہب کا لبادہ اوڑھایا جاتا ہے لیکن ایسے لوگوں کی طرف سے کئے جانے والے مظالم تشدد کو اسلام کے ساتھ جوڑنا سراسر غلط فہمی اور تعصب ہے۔ ان مسلم ممالک میں عورتوں پر کئے جانے والے مظالم کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ان ممالک میں اسلام کی حسین تعلیم کو خود ساختہ فتاویٰ اور مولویت سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید اور حدیث میں موجود واضح احکامات کو پس پشت ڈالتے ہوئے مدرس اور مکتبہ فکر کے فتاویٰ کو اہمیت وفوقیت دی جاتی ہے۔ دیگر اسلامی ممالک کی بات ایک طرف خود ہمارے وطن عزیز میں طلاق کے نام پر عجیب درعجیب فتاویٰ دئے جاتے ہیں تازہ معاملہ دارالسلام دیوبند کے ایک فتویٰ کا ہے جس میں دارالعلوم نے ''نشے کی حالت میں ٹیلی فون پر دیا گیا طلاق بھی مکمل'' پر تصدیق کی مہر لگائی ہے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اخبار لکھتا ہے۔

نشے کی حالت میں ٹیلی فون پر دیا گیا طلاق بھی مکمل

لکھنؤ: ۲۹ مارچ (میل) سرکردہ اسلامی تعلیمی ادارہ دارالعلوم دیوبند نے اپنے ایک تازہ فتوے میں کہا ہے کہ نشے کی حالت میں بھی ٹیلی فون پر دیئے گئے طلاق کو مکمل مانا جائے گا۔

دارالعلوم دیوبند کے محکمہ فتویٰ نے گذشتہ ۱۳ مارچ کو دیئے گئے اپنے فتوے میں یہ بات کہی ہے۔ ایک شخص کی طرف سے سوال نمبر ۳۷۷۴۹ میں دارالافتا سے پوچھا تھا کہ کیا طلاق کو اسلامی قانون کے نظریہ سے مکمل مانا جائے گا۔ اگر ایسا ہے تو ایسی حالت میں کیا کیا جاسکتا ہے۔ سوال کرنے والے نے سوال میں کہا کہ اس کی بہن کی شادی اڑھائی سال پہلے ہوئی تھی۔ شادی کے بعد اسے پتہ چلا کہ اس کا شوہر شرابی ہے۔ حال ہی میں اس کے خاوند نے نشے کی حالت میں کہا ''طلاق طلاق'' ادارہ الافتا نے اس سوال کے جواب میں کہا ہے کہ نشے میں بھی فون پر تین بار طلاق کہنے سے طلاق مکمل ہو جائے گا اور ایسی حالت میں شوہر کیلئے اس کی بیوی حرام ہو جائے گی۔

(بحوالہ روزنامہ ہند سماچار جالندھر مورخہ ۳۰ مارچ ۲۰۱۲ صفحہ ۶)

اس فتویٰ کو دوبارہ پڑھیں اور بعدہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیث مبارکہ کو پڑھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ۔

(رواح ابوداؤ و ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ زبردستی کی طلاق اور زبردستی کی عتاق (آزادی) کا اعتبار نہیں۔

قارئین! صرف ایک طلاق کا مسئلہ ہی نہیں بلکہ دیگر آج مسلمانوں کی عملی اور اعتقادی کمزوریاں نظر آتی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اُمت مسلمہ کی اکثریت اپنے موعود امام ''مسیح موعود'' و ''مہدی معہود'' کی منکر ہے اور نہ صرف منکر بلکہ مخالف ہے۔ مسلمانوں کی اس بدعملی اور بداعتقادی کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے امام الزمان کو ''حکم وعدل'' بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام عورتوں کے حقوق اور اُن سے حسن سلوک کے متعلق قرآن مجید و احادیث کی روشنی میں صحیح اسلامی تعلیم پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خَلِيْعُ الرَّسَن کر دیا ہے۔ دین کا کوئی اثر ہی اُن پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی اُس سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خَلِيْعُ الرَّسَن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر اُن سے سلوک ہوتا ہے۔ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بُری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے ہیں میرے نزدیک وہ شخص بُزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تاتمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴)

درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ اُن کیلئے دُعا کرتے رہو۔ اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بدخدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۳ حاشیہ)

(بحوالہ حضرت مرزا غلام احمد اپنی تحریرات کی رو سے صفحہ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳)

آج اسلام کی حقیقی تعلیم کا احیا اور نشوز صرف اور صرف امام مہدی کی جماعت سے وابستہ ہے اسی لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تلاش کرے۔ اور اس کی صداقت کو قبول کرے۔

اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو اپنے موعود امام مہدی کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت حقہ سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

> **دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔** (ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔گذشتہ ایک سو چھ سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء و مبلغین کرام فارغ التحصیل ہوکر اندرون و بیرون ہند فریضۂ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمدللہ اب بھی کررہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔لہذا داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کرلیں۔کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 25 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔باقی طلباء جو 25 پچیس کے زمرے میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں ان فٹ (unfit) ہو جائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔شرائط داخلہ یہ ہیں:۔

1۔امیدوار کا کم ازکم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2012ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچ جانا چاہئے۔دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دیگا۔اطلاع ملنے کی صورت میں 29 جولائی 2012ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3۔میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔داخلہ کے لئے اُمیدوار طلبہ کا 30 جولائی 2012ء کو صبح 9:00 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔جس میں قرآن مجید،حدیث،اسلام واحمدیت،دینی معلومات،عربی،اُردو اور حساب،انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جسمیں قرآن کریم ناظرہ،اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سُنا جائے گا،نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رجحان معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔

5۔انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال قادیان میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی اُنہیں جامعہ میں مشروط داخلہ دیا جائیگا۔اگر اسکے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کردیا جائے گا۔

6۔امراء،صدر صاحبان،مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کے لئے ذہین وقابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کرواکر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوادیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مزید کسی امر کی وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل ٹیلی فون یا موبائل نمبر پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

رابطہ نمبرز: 09876376447   01872-221647

01872-220583

نوٹ: داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلی فون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کرے۔نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Live خطبہ جمعہ ہندوستانی وقت کے مطابق 5.30 بجے شام شروع ہوتا ہے۔تمام زونل امراء،مبلغین و معلمین کرام حضور انور کے Live خطبہ جمعہ کو احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو سنانے کا باقاعدگی سے اہتمام کریں۔ (نظارت اصلاح وارشاد قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔آندھرا پردیش

داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان برائے سال 2012-13ء

جامعۃ المبشرین قادیان میں داخلہ کے خواہش مند اُمیدواران کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ 27 جولائی 2012ء سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہورہا ہے۔خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر پرنسپل جامعۃ المبشرین کے نام ارسال کریں۔داخلہ فارم صوبائی امراء و مبلغین کرام کو بھجوائے جارہے ہیں۔

شرائط داخلہ

(1)۔درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔

(2)۔اُمیدوار کم ازکم میٹرک پاس ہو۔

(3) اُمیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

(4)۔اُمیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔

(5)۔اُمیدوار کم ازکم ایک سال پہلے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوا ہو۔

(6) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔(معذور نہ ہو۔)

(7)۔اُمیدوار کی درخواست اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع چار (4) عدد فوٹو (Stamp size) 30 جون 2012ء تک پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین محلہ احمدیہ،قادیان 143516،گورداسپور،پنجاب کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔

(8)۔اُمیدوار کو انٹرویو کے لئے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد قادیان بلایا جائے گا۔یہ سفر اُمیدوار کو اپنے خرچ پر کرنا ہوگا۔شرائط کے مطابق داخلہ نہ ملنے پر واپس جانے کے سفر کے اخراجات اُمیدوار کو ہی برداشت کرنے ہونگے۔(9)۔اُمیدوار موسم کے مطابق اپنے کپڑے (گرم وسرد) وغیرہ ضرور ساتھ لائیں۔

(10)۔یہ کورس چار سال کا ہوگا اور بعد تکمیل کورس معلمین کا تقرر مستقل گریڈ میں ہوگا۔

نصاب:

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔میڈیم اُردو ہوگا۔ٹیسٹ کا پیٹرن Short answer type/objective ہوگا۔

سلیبس تحریری:- کتاب دینی معلومات (بطرز سوال جواب)،نصاب وقف نو (17 سال تک کی عمر کے لئے)،معلومات عامہ۔

سلیبس زبانی:- ناظرہ قرآن کریم،حفظ سورتیں آخری 10،اُردو انگریزی ریڈنگ،جماعتی معلومات

نوٹ:- مزید معلومات کے لئے اُمراء کرام،دفتر سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

خط وکتابت کے لئے پتہ

OFFICE PRINCIPAL JAMIA TUL MUBASHIREEN
GUEST HOUSE , SIVIL LINE QADIAN , 143516
Disst :- GURDASPUR (PUNJAB) INDIA
Ph:-01872-222474 Mob:- 09417950166

خوشخبری

احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب ایم ٹی اے کے پروگرام KU Band کی چھوٹی ڈش پر بھی جو کہ دوفٹ کی ہوتی ہے،شروع ہوگئے ہیں۔یہ ڈش بہت سستی مل جاتی ہے۔صرف ایک ہزار سے لے کر پندرہ صد روپے اس کا خرچہ ہے۔لہٰذا احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اپنے گھروں میں یہ ڈش لگانے کا انتظام کریں۔چھوٹی سی ڈش ہے جو کسی بھی جگہ لگ سکتی ہے۔تمام زونل امراء کرام،صدران جماعت،مبلغین و معلمین کرام،اس بات کی نگرانی فرمائیں کہ جماعتی طور پر مشنوں یا سینٹرز میں ایم ٹی اے کی ڈش لگانے کے ساتھ ساتھ احباب جماعت کو انفرادی طور پر بھی اس کے لگانے کی تحریک فرمائیں۔اسی طرح دلچسپی رکھنے والے زیر تبلیغ افراد کے گھروں میں بھی ڈش لگوانے کا انتظام کریں۔چھوٹی ڈش جس پر اب ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھے جاسکتے ہیں اس کی فریکوینسی و دیگر تفاصیل درج ذیل ہیں:

Satellite	ABS-1
Direction	75 Degree East
Frequency	12579
Symbol Rate	22000
Poloraization	Horizontal
FEC	3 / 4
LNB User	Universal
LNB 1	09750
LNB 2	10600
Channel Name	Muslim TV 1

ڈش کی فٹنگ اور سیٹنگ وغیرہ کے لئے نظارت نشر واشاعت سے رابطہ کریں۔

دفتر نشرواشاعت:
01872-222870 ,9872379133

ای میل دفتر نشرواشاعت:
qadian21@yahoo.com

ای میل دفتر اصلاح وارشاد قادیان:
islahirshad@hotmail.com

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

فری آئی چیک اپ کیمپ برموقعہ یوم مسیح موعودؑ

ممبئی:۔ ۱۸مارچ ۲۰۱۲ مجلس خدام الاحمدیہ کو یوم مسیح موعودؑ کے موقعہ پرخدمت خلق کی غرض سے ایک فری آئی چیک اپ کیمپ بمقام احمدیہ مسلم مسجد ممبئی اور K.B Haji Bachooali Charitable ophtalmic & Ent hospital کے تعاون سے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس موقع پر Mr. Mahesh Bharat Tapase NCP Spokes person Maharashtra State احمدیہ مسلم مسجد ممبئی میں تشریف لائے۔ جماعت کا تعارف کراتے ہوئے موصوف کی خدمت میں قرآن مجید ترجمہ بزبان مراٹھی، اسلامی اصول کی فلاسفی بزبان مراٹھی ولٹریچر پیش کیا گیا۔نماز تہجد کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا۔وقارعمل کے ذریعہ صفائی کی گئی۔صبح دس بجے زیرصدارت محترم شیخ اسحاق صاحب زونل امیر ممبئی ذون نے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ دُعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔مکرم صدر اجلاس نے کیمپ کی اغراض ومقاصد بیان کرکے دعا کرائی۔کیمپ صبح دس بجے سے تین بجے تک جاری رہا۔الحمدللہ اس کیمپ میں 172 مریضوں نے استفادہ کیا اور اگلے روز ضرورتمند مریضوں کو رضا کاروں کے ذریعہ ہسپتال پہنچایا گیا اور اعلاج کروایا گیا۔اس کامیاب پروگرام کی خبریں ۱۹ مارچ کے نوی ممبئی پلاس میں شائع ہوئی۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (روشن احمد تنویر۔مبلغ ممبئی وزونل قائد ممبئی)

تربیتی اجلاس

کرڈاپلی: ۳۰مارچ بعد نماز مغرب وعشاء حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ اجتماعی رنگ میں جامع مسجد میں سنا گیا اس کے بعد تربیتی جلسہ مکرم مولانا شیخ عبدالحکیم صاحب امیر جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی زیرصدارت شروع ہوا۔قرآن پاک کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد،مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے مختلف تربیتی مضامین پر روشنی ڈالی۔مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید بھارت نے تربیتی پہلوؤں پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔(میر عبدالحفیظ سرکل انچارج کرڈاپلی)

چنته کنٹه: ۴ مارچ بعد نماز مغرب وعشاء اطفال و ناصرات کا مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔جس کی صدارت مکرم عبدالعزیز صاحب قائد مجلس چنتہ کنٹہ نے کی۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم صباح الدین شمس صاحب نے بعنوان سیرت آنحضرت صلعم تقریر کی۔عزیز احسن احمد شجاعت اور عزیزہ گوہر بیگم نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔عزیز فرضان احمد اور امۃ الکافی نے نظمیں پڑھیں۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

الحمدللہ کہ ماہ مارچ میں ہندوستان بھر کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام بڑی شان و شوکت سے منعقد کئے گئے۔کثرت سے اس سلسلہ میں رپورٹیں آرہی ہیں محض ناموں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ سری رام پور، سورب کرناٹک، بھرتپور بنگال، گنگارام پور، ساندھن آگرہ، صالح نگر آگرہ، تالگرام بنگال، سلیاری گھاٹ بنگال، شیندرہ پونچھ۔مونی گرام بیربھوم، رانچی جھارکھنڈ۔ چنداپور۔ساگر، کوڈلی کل تمل ناڈو، بانسرہ بنگال ترورایڈاپال کیرلہ، کرولائی کیرلہ، پنکال، کیرنگ، کرڈاپلی، کوٹ پلہ اڑیسہ، ہوگلہ۔کانپور۔ خانپور ملکی، (ازطرف لجنہ اماءاللہ) فیض آباد کالونی سرینگر، ہاری پاری گام۔

ہریانه : جیند، حصار، لاڈو، گھرانے، حسن گڑھ، فتح باد، بھوانی، لکھن ماجرہ، کالون، ملک پور، باس، ڈومرخان۔

ہماچل پردیش: بینی والی، بالوگلو، ڈنگوہ، پنجاور، بھیڑ، ٹھٹھل، ہرڑی، کھبلی،

پنجاب: ابلو،تھراج، سافووالا، سنگھ پورہ، ہرکے کلاں، مہروں۔

راجستھان: سینسی، چندسورہ، ہیرون، مڈرپور، کریم پور، کونکوٹہ، مڑھا، بیرپور، بچگاؤں، باڑی، چنورہ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ان مجالس میں ہونے والے جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ احباب جماعت کی روحانی تربیت کا باعث ہوں۔آمین۔ (سفیر احمد شمیم۔نظارت وقف جدید ارشاد قادیان)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

فکرونظر

گھر میں بیت الخلاء نہیں پر موبائیل ہے

نئی دہلی 13 مارچ ملک کی آبادی میں تقریباً آدھے لوگوں کے پاس گھر میں اپنا بیت الخلاء نہیں ہے اور وہ کھلے میں رفع حاجت کے لئے جاتے ہیں۔مکان، گھریلو ضروریات پر جاری ملکیت پر سال 2011 کے آج جاری اعداد وشمار کے مطابق بھارت کے 24.66 گھروں میں سے صرف 46.9 کروڑ فیصد گھروں میں ہی بیت الخلاء کی سہولت موجود ہے جبکہ 49.8 فیصد لوگ کھلے میں قضا حاجت کیلئے جاتے ہیں۔اور 2.3 فیصد لوگ عوامی بیت الخلاء استعمال کرتے ہیں۔

مہاپنجکیٹی اور آبادی آیکت سی چندرولی نے نامہ نگاروں سے کہا کہ بیت الخلاء ملک کے لئے ابھی بھی ایک بڑی فکر کی بات بنا ہوا ہے کیونکہ آبادی کے آدھے لوگ 49.8 فیصد ایسا کرتے ہیں۔روایتی وجوہات اور تعلیم کی کمی کی وجہ اس کے بنیادی وجوہات میں سے ہیں۔اس مورچہ پر کافی کچھ کرنے کی ضرورت ہے اس کے علاوہ 62.5 فیصد لوگ کھانا پکانے کے لئے لکڑی کا استعمال کرتے ہیں جبکہ 44.8 فی صد لوگ آمدورفت کے لئے سائیکل کا استعمال کرتے ہیں وہیں انٹرنیٹ سہولت کے ساتھ کمپیوٹر 3.1 فیصد لوگوں کے پاس پہنچ چکا ہے۔

(بحوالہ دینک سویرا ہندی جالندھر مورخہ 14 مارچ 2012 صفحہ 2)

بال مزدوری کی لعنت کے خاتمہ کیلئے کچھ قدم

مندرجہ بالا عنوان کے تحت ڈاکٹر ایس ایچ چھینا اخبار ''دیش سیوک'' پنجابی چنڈیگڑھ بتاریخ 14 مارچ 2012ء میں تحریر کرتے ہیں۔

'' 5 سال سے 14 سال کی عمر میں کام کرنے والے بچوں کی گنتی اس وقت دنیا میں 25 کروڑ کے قریب پہنچ چکی ہے اور اس میں ہر سال اضافہ ہورہا ہے۔ان بچوں کی سب سے زیادہ گنتی ایشیاء میں 61 فی صد ہے، افریقہ میں 32 فی صد ہے اور لاطینی امریکہ کے ملکوں میں 7 فی صد ہے اس کا مطلب ہے کہ دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں بچوں کی کام کی تعداد کا کوئی مسئلہ نہیں ہے یہ مسئلہ صرف پچھڑے ہوئے اور ترقی کررہے ممالک میں ہی ہے۔ان بچوں میں سے 20 کروڑ 95 لاکھ بچے اسکول میں تو داخل ہوئے تھے مگر پانچویں جماعت تک پہنچ سکے۔سرکار کی جانب سے اس بارہ میں قانون بنائے گئے ہیں۔ بھارت میں 1971ء میں ان کی گنتی 1 کروڑ 70 ہزار سے زیادہ تھی جو 1981ء میں بڑھ کر 1 کروڑ 36 لاکھ ہوگئی اور 1987.88 میں یہ تعداد بڑھ کر 1 کروڑ 72 لاکھ ہوگئی ہے۔ان بچوں میں سب سے زیادہ گنتی آندھرا پردیش میں 16 لاکھ ہے، جبکہ یوپی کا دوسرا نمبر ہے جہاں یہ 14 لاکھ ہے۔مدھیہ پردیش میں 13 لاکھ 50 ہزار اور سب سے کم لکھش دیپ میں ہے جہاں یہ گنتی صرف 34 گنی گئی ہے۔مگر اس کے ساتھ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ بہت سے بال مزدور بچے بھی ہیں جن کی پہچان نہیں ہوسکی۔''

برٹش میوزیم کی زیارت

مشہور کالم نگار ایم جے اکبر مورخہ 15 مارچ 2012 ہندسماچار جالندھر صفحہ 4 میں مندرجہ بالا سرخی کے تحت تحریر کرتے ہیں:

''اپنا زوال ہونے سے صرف بیس برس پہلے 1918ء میں برٹش حکومت اپنی انتہا پر تھی اس کے مداحوں اور حمایتیوں کو پوار بھروسہ تھا کہ سامراجیہ چار صدیوں تک ہلنے والا نہیں ہے۔یہاں تک کہ برطانیوں نے اسلام کے خلیفہ کو یہ کہہ کر چڑایا کہ اصلی مسلمان تو وہ ہیں کیوں کہ ان کے سامراج میں خلیفہ کے اٹامن سمراج کے مقابلے میں کہیں زیادہ مسلم آبادی ہے۔ان کی بات میں دم بھی تھا۔کیونکہ 1918ء میں برطانیوں نے مکہ اور مدینہ پر قبضہ کرلیا تھا اسلام کے آغاز کے بعد پہلی بار کسی غیر مسلم کا یہاں پر قبضہ تھا۔

جب خلیفہ نے برٹش اقتدار کے آگے آتم سمرپن کردیا تو مدینہ کا طبقہ 10 ماہ تک انگریزوں کے آگے ڈٹا رہا۔ان کی یہ جسارت بلاوجہ نہیں تھی اصل میں اس دوران وہ محمدؐ صاحب سے متعلقہ نایاب چیزوں کو رفتہ رفتہ مدینہ سے ترکی بھیجتا رہا۔اس کا کہنا تھا کہ برطانوی یہ چیزیں لوٹ کر برٹش میوزیم لے جائیں گے۔اب یہ نایاب چیزیں استنبول کے توپ کاپی کارج محل میں سجائی گئی ہیں۔''

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 10 May 2012 Issue No : 19

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

آج کل دنیا میں جو بکثرت بے چینیاں ہیں اس کی بنیادی وجہ خدا تعالیٰ کو بھولنا ہے

اپنی عبادتوں کے معیار قائم کریں اور اپنی عبادتوں کے احیا کے ذریعہ اپنی اولادوں کو مساجد کے ساتھ جوڑیں، ہم تبھی مسجد کی تعمیر کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 اپریل 2012 بمقام مسجد دار الامان مانچسٹر۔ یوکے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ○

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ○

وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِي الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ○

(البقرہ ۱۲۸ تا ۱۳۰)

ترجمہ: اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو اُستوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے ربّ ہماری طرف سے قبول کرلے یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمت (پیدا کردے) اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اور اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور اُن کا تزکیہ کردے۔ یقینا تو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان آیات میں وہ عظیم نمونہ اور دعا بیان ہوئی ہے جس میں عاجزی وانکساری، قربانی و وفا، اپنی نسل کے خدا سے جڑے رہنے کی دعا و فکر کے اعلیٰ ترین معیار قائم ہیں۔ جو حضرت اسماعیلؑ نے کی تھی یعنی ہر پتھر جو خانہ کعبہ کی دیواروں پر چنا جارہا تھا وہ اس طرف بھی توجہ دلا رہا تھا کہ باپ نے بیٹے اور اس کی نسل کو اس بے آب و گیا جگہ میں آباد کرنا ہے اور بیٹے کو توجہ دلا رہا تھا کہ تم نے اس جگہ پر رہنا ہے ان دونوں کو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین تھا کہ اس گھر نے ایک دن دنیا کے لئے محور بننا ہے لیکن یہ کب ہوگا اس کا علم نہ تھا۔ اس وقت تو صرف اور صرف قربانی تھی لیکن عاجزی کی انتہا تھی کہ خدا تعالیٰ تو اس قربانی کو قبول فرما، کوئی اظہار بڑائی کا نہ تھا بلکہ عاجزی انکساری کی انتہا تھی اور گریہ وزاری کے ساتھ دُعائیں تھیں۔ اس قربانی کا مقصد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول تھا اور خدا کے گھر کی ظاہری آبادی و تعمیر ہونے کے نتیجہ میں اس کی حقیقی آبادی کے لئے دعائیں کی گئیں تھیں پس اس روح کے تتبع میں مسلمانوں کی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور ہونی چاہئیں، ورنہ خوبصورت عمارت کی کوئی حقیقت نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مساجد میں نقش ونگار نہ ہو، مگر اس کے باوجود ہمیں مساجد نقش و نگار والی ملتی ہیں۔ بعض پر بادشاہوں نے سونے کا پانی چڑھایا مگر یہ ان کا حسن نہیں ہے مساجد کا حسن اُن کی آبادی اور نمازیوں کی کثرت ہے۔ بعض بڑی بڑی مساجد میں لوگوں کی حاضری نہیں ہوتی اگر کہیں کثرت ہوتی بھی ہے تو دل اللہ تعالیٰ کی توجہ سے خالی ہوتے ہیں۔ دنیاداری حاوی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم جب مسجد بنائیں تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں نہ کہ کسی قسم کا فخر کیونکہ یہ اس قربانی کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے جو حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما السلام نے کی۔ ہماری قربانی صرف مال کی قربانی ہوتی ہے جو ہم اپنے وسائل سے کرتے ہیں۔ بے شک مسجدوں کی تعمیر کرنا ایک قابل تعریف امر ہے اور آنحضرتؐ نے اس کی طرف خوب توجہ دلائی ہے، اللہ کے فضل سے اب جماعت کی کئی مساجد تعمیر ہورہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس مسجد کی تعمیر میں تقریباً ۱۲ لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں بعض نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں تقریباً ۱۱ آدمیوں کے وعدے ۳ لاکھ پاؤنڈ سے زیادہ کے ہیں، یہ بہت بڑی قربانی ہے۔

لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری ہر قربانی ہمیں عاجزی میں بڑھانے والی ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ نمونہ ٹھہرایا کہ ہماری ہر قربانی حقیر ہے اور مسجد کی اصل خوبصورتی اس میں روحانیت کا قیام ہے۔ صرف جمعوں کی آبادی سے ہماری مسجدیں آباد نہیں ہوسکتیں بلکہ اپنی پنجوقتہ نمازوں کے ذریعہ اس کی آبادی کو قائم کریں۔ آج یہ دعا کریں کہ ربنا تقبل منا یعنی اے ہمارے رب ہماری قربانیاں قبول فرما۔ اس علاقے میں ایسے لوگ قائم ہوں جو روحانیت کو قائم کریں۔ پس ہماری قربانی کو قبول کرکے ہمیں اپنا مقرب بنا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہماری اکثر مساجد میں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب لکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس جن کے دل اطمینان پاجائیں ان کیلئے اس سے بڑھ کر جنت کیا ہوگی۔ آج کل دنیا میں جو بکثرت بے چینیاں ہیں اس کی بنیادی وجہ خدا تعالیٰ کو بھولنا ہے۔ سینکڑوں لوگ خودکشیاں کررہے ہیں کیونکہ وہ دنیاوی صدمات برداشت نہیں کرپاتے۔ بعض لوگوں کو دل کے دورے پڑتے ہیں لیکن اللہ والوں کو دنیاوی صدمات کچھ نقصان پہنچا نہیں پاتے۔ حضور انور نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قبولیت دُعا کا معراج ہمیں آنحضرتؐ کی شکل میں ملا۔ آپکا اٹھنا بیٹھنا اور زندگی کی ہر سانس خدا کی عبادت کے لئے وقف تھی۔ یہ وہ معراج تھی جو ہمارے آقاؐ کو ملی۔ یہ اُسوہ حسنہ ہے جس پر چلتے ہوئے ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے معیار کو قائم کرنا چاہیئے۔ یہ وہ عظیم رسول تھا جو تا قیامت ساری قوموں کیلئے اپنا فیض جاری کرنے والا تھا۔ اور یہ آج بھی جاری ہے۔ جو تعلیم آپ لیکر آئے وہ آج بھی اپنی پوری آب وتاب سے اپنی چمک بکھیر رہی ہے اس دعا میں آنحضرتؐ کا ایک کام تزکیہ نفس بھی بیان کیا گیا ہے۔ اور اسی دُعا کے نتیجہ میں آپؐ کی دوسری بعثت امام مہدی کی شکل میں ہوئی۔ اور اس امام مہدی کے ذریعہ اس رنگ میں دوبارہ تزکیہ نفس ہوا کہ مخالفین بھی کہنے لگے کہ اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اگر دیکھنا ہے تو احمدیہ جماعت کے افراد میں دیکھو۔ پس اپنی عبادتوں کے معیار قائم کریں اور اپنی عبادتوں کے احیا کے ذریعہ اپنی اولادوں کو مساجد کے ساتھ جوڑیں، ہم تبھی مسجد کی تعمیر کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ہم تبھی ربنا تقبل منا کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا اس مسجد میں مردوں اور عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ انتظام ہے۔ تقریباً بیک وقت دو ہزار نمازی نماز ادا کرسکتے ہیں۔ کوشش کریں کہ پڑھ سکتے ہیں کہ فقرہ کو پڑھ رہے ہیں میں تبدیل کریں۔ اللہ کے فضل سے انگلستان سمیت تمام یورپ میں احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے تعمیرِ مسجد کی توفیق مل رہی ہے۔ ۲۰۰۳ء میں مسجد بیت الفتوح کا افتتاح ہوا۔ اس کے بعد ۱۴ نئی مساجد بنانے کی توفیق ملی۔ ۲۰۰۳ء کے مقابل پر اب یورپ میں مساجد کی تعداد ۱۷ سے بڑھ کر ۷۵ ہوگئی ہے۔ ان کی خوبصورتی ان کے نمازیوں سے ہے۔ ہمارا فخر مساجد بنانے میں نہیں ہے بلکہ اس کے نمازیوں سے ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کرام کے نمازوں کے قیام اور دلجمعی کے واقعات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ اعلیٰ نمونے ہیں جو ہمارے بزرگان نے ہمارے لئے قائم کئے ہیں جسے آج ہمیں اپنی نئی نسلوں میں جاری کرنا ہے۔ قیام نماز کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’پس یاد رکھو! اگر ہم ان قوتوں اور طاقتوں کو معطل چھوڑ کر دُعا کرتے ہیں تو یہ دُعا کچھ بھی مفید اور کارگر نہ ہوگی کیونکہ جب پہلے عطیہ سے کچھ کام نہیں لیا تو دوسرے سے کیا نفع اُٹھائیں گے۔ اس لئے اھدنا الصراط المستقیم سے پہلے ایاك نعبد بتا رہا ہے کہ ہم نے تیرے پہلے عطیوں اور قوتوں کو بیکار اور برباد نہیں کیا۔ یاد رکھو رحمانیت کا خاصہ یہی ہے کہ وہ رحیمیت سے فیض اُٹھانے کے قابل بنادے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو اُدعونی استجب لکم فرمایا یہ نری لفاظی نہیں ہے بلکہ انسانی شرف اسی کا متقاضی ہے مانگنا انسانی خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں مانگتا وہ ظالم ہے...... اھدنا الصراط المستقیم کی دعا میں یہ مقصود ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر اور پھر یہ کہہ کر کہ اھدنا الصراط المستقیم اور بھی صراحت کردی کہ ہم اُس صراط کی ہدایت چاہتے ہیں جو منعم علیہ گروہ کی راہ ہے۔ اور مغضوب گروہ کی راہ سے بچا جن پر بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب الٰہی آگیا اور ضالین کہہ کر یہ دعا تعلیم کی کہ اس سے بھی محفوظ رکھ کہ تیری حمایت کے بدوں بھٹکتے پھریں۔

(الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱-۲)

اللہ کرے ہم اس پیغام کو سمجھنے والے ہوں اور ہم حقیقی رنگ میں عبادتوں کو قائم کرنے والے ہوں اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین ❁